# حج المسلمین

ضعیف و موضوع حدیثوں سے پاک

حج اور عُمرہ کا طریقہ

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فہرست



---


کاتب .. .. .. .. عبدالحفیظ

اشاعت .. .. .. .. ثالث

سال طباعت .. .. .. ۱۴۰۷ھ (مطابق ۱۹۸۶ء)

تعداد .. .. .. .. ۱۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مقدّمہ

عرب کے شہر مکّہ معظّمہ کو منجملہ اور بہت سی فضیلتوں کے ایک بہت بڑا شرف یہ حاصِل ہے کہ اسی شہر میں بیت اللہ شریف (یعنی کعبہؒ) واقع ہے جو دُنیا میں اللہ کا سب سے پہلا گھر ہے۔ جس کی بُنیاد حضرت آدم علیہ السّلام نے رکھی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اسے از سرِ نو تعمیر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسُول حضرت محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اسے بتوں سے

پاک کر کے اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت کا مرکز قرار دیا۔

مسلمین دُنیا میں کہیں رہتے ہوں ، وہ بیت اللہ کی سمت رُخ کر کے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ استطاعت ہونے کی صورت میں ہر مسلم پر زندگی میں ایک مرتبہ بیت اللہ کا حج فرض ہے۔

حج اسلام کا پانچواں اہم رُکن ہے۔ یہ ہر سال ذی الحجہ کے مہینہ میں ادا کیا جاتا ہے۔ حج کے اندر ہمارے لئے بے شمار دینی اور دُنیوی فوائد پوشیدہ ہیں۔ ان میں سے بہت سے فائدے ہمارے علم میں ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سے فائدے ایسے بھی ہوں گے جن کو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ یہاں مختصر طور پر اتنا بتانا کافی ہوگا کہ حج ہماری جسمانی اور رُوحانی تربیت اور تزکیہ

نفس کی ایک مکمّل اور جامع مشق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو مسلم اس تربیت میں کامیاب ہو جائے اُس کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ گناہوں سے اِس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے ایک نوزائیدہ بچہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

دَوران حج تمام مسلمین بلا امتیازِ نسل ورنگ اور بِلا امتیازِ امیر وغریب ایک جیسے لباس میں اللہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں۔ تمام ظاہری فرق مٹا کر سب اللہ کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ کبھی دیوانہ وار کوے حبیب میں دوڑتے ہیں اور کبھی اُس کے گھر کے گرد چکّر لگاتے ہیں۔ کبھی محبوبِ حقیقی کی یاد میں صحرانوردی کرتے ہیں اور کبھی انتہائی والہانہ انداز میں اس کا نام لے لے کر کنکریاں پھینکتے ہیں، کبھی اُس کے

در پر جبہہ سائی کرتے ہیں تو کبھی اُس کی دہلیز کے پتھر کو چُوم لیتے ہیں۔ غرض یہ کہ مکمل وارفتگی اور خود سپردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہمہ اوقات مختلف عبادات اور ذکرِ الٰہی میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ اور ہر قِسم کی بُرائی اور گناہ سے دُور رہتے ہیں۔ یہ ایک زبردست عملی تربیت ہے۔ اگر تمام مناسکِ حج خلوصِ نیّت اور تقوے کے ساتھ ادا کئے جائیں تو ممکن نہیں کہ اس تربیت کا اثر بعد کی زندگی میں ظاہر نہ ہو۔

مکہ معظمہ میں اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام، اللہ تعالیٰ کے ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی یادگاریں جا بجا پائی جاتی ہیں۔ ہم ہر نماز میں اللہ سے دُعاء کرتے ہیں کہ ہمیں اُن لوگوں کے راستہ پر چلا جن پر تو نے اپنا انعام فرمایا ہے۔ حج

کے دَوران ہم اس بات کا عملی ثبوت پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کے محبوب بندوں کی راہ، ہم کو کتنی عزیز ہے۔ وہاں سُنّتِ ابراہیمی اور سُنّتِ مصطفوی اور دیگر انبیاء علیہم السّلام کی پَیروی ہمارے پیشِ نظر ہوتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ حجرِ اسود ایک پتّھر ہے جو نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے لیکن ہمارے محبوب نے اسے بوسہ دیا ہے اس لئے ہم بھی اسے بوسہ دیتے ہیں۔

اللہ تعالٰی کے پیارے بندوں سے انتہائی عقیدت و محبّت اور اُن کے احترام کے باوجود ہم عبادت صرف اللہ اکیلے کی کرتے ہیں۔ حج اور اُس کے مناسک صرف اللہ تعالٰی کے لئے مخصوص ہیں۔ بیت اللہ کے علاوہ کِسی اور کے گھر کا قصد کرنا، اس کا طواف کرنا یا اُس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا وغیرہ وغیرہ

شرک ہے۔ اللہ کے برگزیدہ بندوں کی زندگی میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہمیں بھی اپنی زندگی اطاعت الٰہی میں اسی طرح وقف کر دینی چاہیئے جیسے ان لوگوں نے کی اور اُن کی دی ہوئی تعلیم کے مُطابق ہماری نماز، ہماری قربانی اور ہماری زندگی اور مَوت سب اللہ اکیلے کیلیۓ ہو جو ربّ العالمین ہے۔ فلسفۂ حج کی رُوح بھی یہی جذبۂ جاں سپاری ہے۔

یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں حج کا مسنون طریقہ صحیح احادیث کی روشنی میں تحریر کیا گیا ہے۔ تمام مسلمین کو چاہیئے کہ مسنون طریقوں پر عمل کریں اور بدعات سے اجتناب کریں، اس لئے کہ اللہ تعالٰی کے ہاں وہی عمل مقبول ہے جو سُنّتِ نبویؐ کے مُطابق ہو۔ اللہ کے رسُولؐ میں ہمارے لئے اچھّا نمونہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سُنّت پر عمل کرنے اور سُنّت کے مُطابق حج کرنے کی سعادت نصیب فرمائے اور ہمارے اعمال کو قبول فرمائے ۔ آمین

شعبہ نشر واشاعت
جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# چند اصطلاحات کی تشریح

**حج:**۔ مقررہ تاریخوں میں کعبہ کا طواف، منیٰ میں قیام عرفات و مزدلفہ میں وقوف اور چند دوسرے ارکان کے مجموعہ کو حج کہتے ہیں۔

**عمرہ:**۔ کعبہ کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی، اور بالوں کے منڈوانے یا کتروانے کو عمرہ کہتے ہیں، عمرہ کے لئے کوئی دن یا تاریخ مقرر نہیں ہے۔ البتہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہوتا ہے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

**کعبہ:**۔ کعبہ ایک چوکور عمارت ہے، یہی ہمارا قبلہ ہے. اسی کی طرف منہ کر کے ہم نماز ادا کرتے ہیں، اسی کا

طواف کرتے ہیں۔

**طواف**:۔ کعبہ کے گرد سات چکّر لگانے اور اسکے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت پڑھنے کو ایک طواف کہتے ہیں۔

**حجرِ اَسود**:۔ یہ ایک سیاہ پتّھر ہے جو کعبہ کے ایک کونہ میں باہر کی جانب لگا ہوا ہے۔ اسی پتّھر کو چُومتے ہیں۔ اسی سے طواف کی ابتدا ہوتی ہے اور اسی پر طواف ختم ہوتا ہے۔

**رُکن یمانی**:۔ کعبہ کے دوسرے کونہ میں باہر کی جانب ایک پتّھر لگا ہوا ہے اسے رُکنِ یمانی کہتے ہیں۔ طواف کے ہر چکّر میں اسے ہاتھ لگاتے ہیں۔

**صفا اور مروہ**:۔ یہ دو پہاڑ ہیں، ان ہی دو پہاڑوں کی وادی میں کعبہ واقع ہے۔

**سعی**:۔ صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ تیزی سے چلنے کو سعی کہتے ہیں۔ سعی کی ابتدا صفا سے ہوتی ہے اور

اختتام مروہ پر ہوتا ہے۔

**اِحرام** :- وہ لباس ہے جو عمرہ یا حج کرنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔

**تَلبِیَہ** :- لبّیک پڑھنے کو تلبیہ کہتے ہیں۔

**رَمَل** :- طواف کرتے وقت تیزی سے اکڑ کر چلنے کو رَمَل کہتے ہیں۔

**اضطباع** :- رَمَل کرتے وقت چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر دایاں کندھا کھولنے کو اضطباع کہتے ہیں۔

**میقات** :- وہ مقام ہے جہاں سے عمرہ یا حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔

**حطیم** :- کعبہ کے متصل ایک جگہ کا نام ہے۔ یہ پہلے کعبہ میں شامل تھی۔ ایامِ جاہلیت میں قریش نے کعبہ کو ازسرِنو تعمیر کرتے وقت روپیہ کی کمی کے باعث اسے کعبہ میں شامل نہیں کیا۔ یہ جگہ کعبہ میں شمار کی

جاتی ہے اور اسی لئے اس کا بھی طواف کیا جاتا ہے، مندرجہ ذیل نقشہ میں حجرِ اسود، حطیم اور رُکن یمانی دکھلائے گئے ہیں۔ تیروں کے نشان سے طواف کرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔
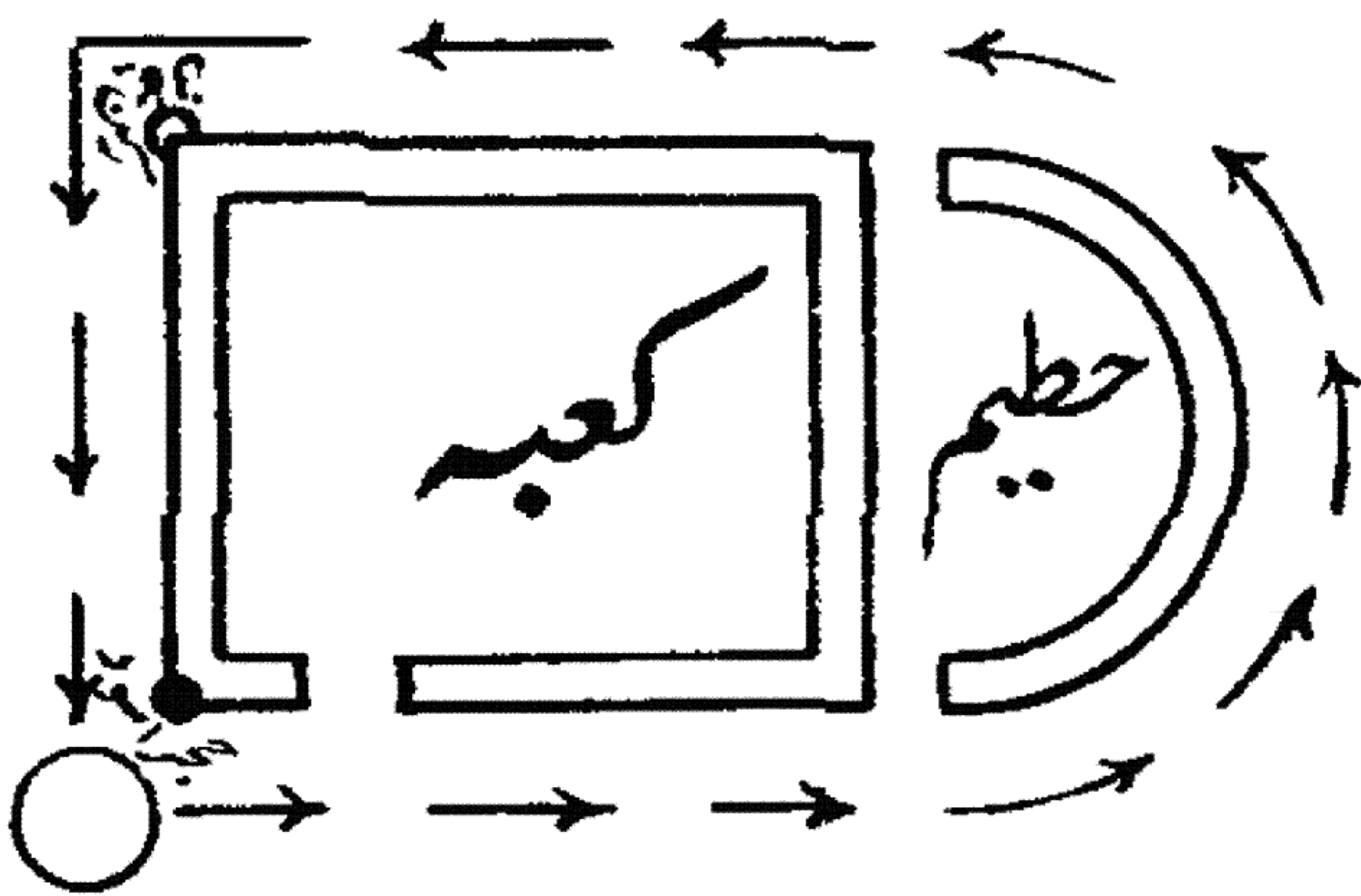
**یومِ ترویہ:-** ۸، ذی الحجہ کو یومِ تَرْوِیَہ کہتے ہیں۔

**عرفہ:-** ۹، ذی الحجہ کو عرفہ کہتے ہیں۔

**یوم النَّحر:-** دس ذی الحجہ کو یوم النحر کہتے ہیں۔

**مِنیٰ:-** مکّہ معظّمہ سے تین چار میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی علاقہ ہے اسے منیٰ کہتے ہیں۔

**عرفات**:۔ ایک میدانی علاقہ ہے۔ یہ منیٰ سے تقریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ عرفہ کے دن یہاں قیام کرنا ہوتا ہے

**مُزدَلِفہ**:۔ منیٰ اور عرفات کے درمیان یہ ایک مقام کا نام ہے جو منیٰ سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر ہے۔

**مَشْعَرِ حرام**:۔ مزدلفہ میں ایک مقام کا نام ہے۔

**رَمی**:۔ کنکری پھینکنے کو رمی کہتے ہیں۔

**جَمْرَہ**:۔ وہ پتھر جس پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

جمرات تین ہیں، اور یہ تینوں منیٰ اور مکہ معظمہ کے درمیان واقع ہیں۔ منیٰ کے سب سے زیادہ قریب جو جمرہ ہے اُسے جمرۂ دُنیا کہتے ہیں۔ اس کے بعد جو جمرہ آتا ہے اُسے جمرۂ وُسطیٰ کہتے ہیں اور جو منیٰ سے سب سے زیادہ فاصلہ پر ہے اُسے جمرۂ عَقَبَہ کہتے ہیں۔

یہی وہ تین مقامات ہیں جہاں شیطان، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے آیا تھا

اور اُنہوں نے اُس کو کنکریاں ماری تھیں۔ آجکل بھی ان تینوں مقامات پر کنکریاں ماری جاتی ہیں لیکن یہ کنکریاں شیطان کو نہیں ماری جاتیں اور نہ ان تینوں مقامات کو شیطان کہا جاتا ہے۔ آجکل کنکریاں صرف حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل کی نقل اور پیروی کی نیّت سے ماری جاتی ہیں۔

**وقوف** :۔ عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنا اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنا۔

**طوافِ اِفاضہ** :۔ دسؔ ذی الحجہ کو قربانی کرنے کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اُسے طوافِ افاضہ کہتے ہیں، یہ حج کا بڑا اہم رُکن ہے۔

**طوافِ وداع** :۔ مکّہ معظّمہ سے واپس ہوتے وقت جو طواف کیا جاتا ہے اُسے طواف وداع کہتے ہیں۔

**مقامِ ابراہیمؑ** :۔ یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر حضرت

ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے کعبہ کی تعمیر کی تھی۔

**مُلتَزَمْ** :۔ بابِ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیانی حصّہ کو ملتزم کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

# حج کی قسمیں

حج بشرطِ استطاعت، زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔
حج کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) حجِّ اِفراد: یعنی صرف حج کرنا۔

(۲) حجِّ قِران: یعنی حج کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لے کر جانا، پھر عُمرہ کر کے احرام نہ اُتارنا بلکہ اُسی احرام سے حج ادا کرنا۔

(۳) حجِّ تمتّع: یعنی حج کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لیکر نہ جانا، عُمرہ کر کے احرام اُتار دینا اور حج کے لئے دوسرا احرام باندھنا۔

رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہجرت کے بعد صرف

ایک حج کیا۔ اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ کیونکہ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے گئے تھے اس لئے آپؐ نے حجِ قِران کیا تھا لیکن آپؐ نے یہ فرمایا تھا:۔

| | |
|---|---|
| لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ | جس بات کا علم مجھے بعد میں ہوا اگر |
| اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ | پہلے ہو جاتا تو میں قربانی کا جانور |
| مَا اَهْدَیْتُ وَلَوْلَا اَنَّ | ساتھ لیکر نہ آتا اور اگر میرے ساتھ |
| مَعِیَ الْهَدْیَ لَاَحْلَلْتُ[1] | قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی |

احرام اُتار دیتا۔

کیونکہ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجِ تمتّع کو اپنے اور جمیع مسلمین کے لئے پسند فرمایا اور اس کی تمنّا کی اور حجِ تمتّع نہ کر سکنے پر افسوس کا اظہار کیا لہٰذا تمام مسلمین کو حجِ تمتّع ہی کرنا چاہیئے البتہ اہلِ مکہ کو حجِ تمتّع نہ کرنا چاہیئے۔[2]

---

[1] صحیح بخاری کتابُ المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلھا الّا الطواف بالبیت عن جابرؓ ورؤی مسلم نحوہٗ فی کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

[2] سُورۃ البقرۃ۔ ١٩٦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حج اور عمرہ کے فضائل

۱۔ جو شخص محض اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے حج کرے اور اس میں نہ کوئی بے حیائی کی بات کرے اور نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو وہ اس حالت میں لوٹتا ہے کہ جس حالت میں وہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اُسے جنا تھا (یعنی گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے)۔[1]

۲۔ عورتوں کے لئے بہترین جہاد حجِ مبرور ہے[2]

(نوٹ: حج مبرور اس حج کو کہتے ہیں جو نیکیوں سے بھرپور ہو)

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جزء ۲ صـ۱۶۴ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ جزء اول صـ۵۶۶ واللفظ للبخاری)

[2] عن عائشۃ رضـ انہا قالت یا رسول اللہ نری الجہاد افضل العمل افلا نجاہد قال لٰکن افضل الجہاد حج مبرور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جزء ۲ صـ۱۶۴)

۳۔ ایمان اور جہاد کے بعد حج مبرور کا بڑا درجہ ہے [1]

۴۔ حج مبرور کا کوئی صلہ نہیں سوائے جنّت کے [2]

۵۔ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن اللہ تعالےٰ بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا، اللہ تعالےٰ قریب ہو جاتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتا ہے پھر فرماتا ہے: ان لوگوں کا کیا مقصد ہے؟ [3]

---

[1] سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال ایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ماذا قال جہاد فی سبیل اللہ قیل ثم ماذا قال حج مبرور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جزء ۲ ص ۱۶۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک ابواب العمرۃ باب وجوب العمرۃ وفضلھا جزء ۳ ص ۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ جزء اول ص ۵۶۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباھی بھم الملئکۃ فیقول ماذا اراد ھؤلاء (صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ جزء اول ص ۵۶۶)

پے درپے حج اور عمرہ کرنا فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح بھٹّی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے [1]

حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالےٰ کا وفد ہوتے ہیں یعنی اللہ تعالےٰ سے ملاقات کرنے والے ہوتے ہیں [2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ فانهما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذهب والفضة (رواہ الترمذی وصححہ، کتاب الحج باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرۃ جزء اول ص۱۵۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفد اللہ ثلاثة الغازی والحاج والمعتمر (رواہ ابن خزیمة وسندہ صحیح - ابن خزیمة جزء ۴ ص۱۳)

دو عمروں کے درمیانی مدّت کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں[1]

رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینہما (صحیح بخاری کتاب المناسک بواب العمرۃ باب وجوب العمرۃ جزء ۳ ص۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ جزء اول ص۵۶۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرۃ فی رمضان حجۃ او نحوا مما قال (صحیح بخاری کتاب المناسک ابواب العمرۃ باب عمرۃ فی رمضان جزء ۳ ص۴ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فضل العمرۃ فی رمضان جزء اول ص۵۲۸)
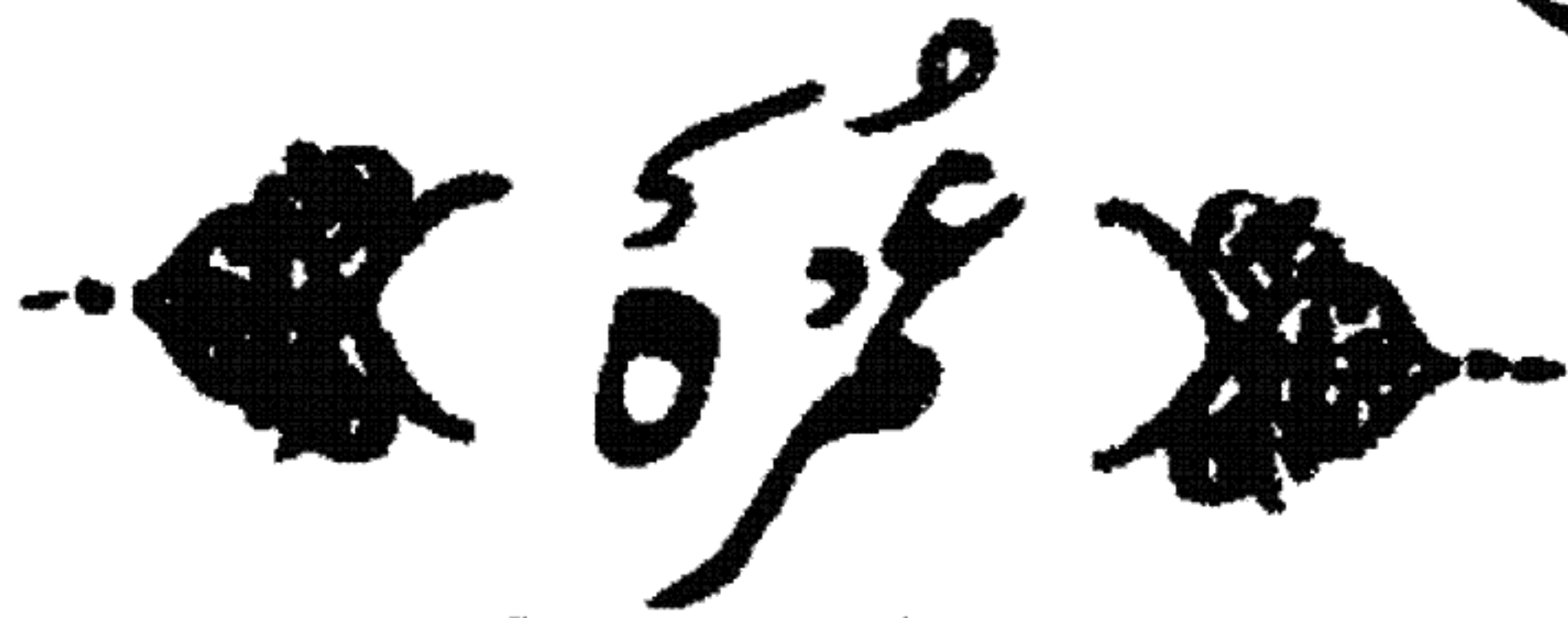
جب حج کے لئے روانہ ہو تو زادِ راہ ساتھ لے [1]

جب حج تمتّع کی نیّت سے روانہ ہو تو قربانی کا جانور ساتھ نہ لے [2]

گھر سے روانہ ہونے سے پہلے بے خوشبو کا تیل لگائے [3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ : وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (البقرۃ ــ ۱۹۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو استقبلت من امری ما استدبرت ما أهديت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلها الا الطواف جزء ۲ ص ۱۹۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۳۹۵ واللفظ للبخاری)

[3] کان ابن عمر رضی اللہ عنهما اذا اراد الخروج الی مکۃ ادهن بدهن لیس له رائحة طيبة ...... ثم قال هكذا رأيت النبی صلی اللہ علیہ وسلم يفعل (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاهلال مستقبل القبلۃ جزء ۲ ص ۱۷۱)

پھر سواری پر بیٹھ کر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی۔ اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَ الْاَھْلِ ۝

(پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں نہ لا سکتے تھے، اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ ہم اس سفر

میں تجھ سے نیکی اور تقوے کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا

سوال کرتے ہیں جو تو پسند کرے، اے اللہ ہم پر یہ سفر آسان

کر دے اور اس کی دُوری کو لپیٹ دے۔ اے اللہ تو سفر میں

(ہمارا) ساتھی ہے اور ہمارے اہل و عیال میں خلیفہ ہے۔ اے

اللہ میں سفر کی تکلیف سے، بُرے منظر سے اور اہل و عیال میں

بُرے وقت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں[1]}

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوٰی علی بعیرہٖ خارجا الی سفر کبر ثلثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھٰذا وما کنا لہ مقرنین وانّآ الی ربنا لمنقلبون ... الخ (صحیح مسلم کتاب الحج باب مایقول اذا رکب الی سفر جزء اول ص۴۳۴)

**اِحرام** اِحرام اُس لباس کو کہتے ہیں جو عُمرہ یا حج کرنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔ جو شخص اِحرام پہن لیتا ہے اُسے مُحرِم کہتے ہیں۔ اِحرام مقررہ مقامات پر پہنا جاتا ہے۔ ان مقامات میں سے ہر مقام کو میقات کہتے ہیں۔ اہلِ مدینہ کا میقات ذوالحُلَیْفَہ، اہلِ نجد کا قَرْنُ المَنَازِل، اہلِ شام کا جُحْفَہ اور اہلِ یمن کا میقات یَلَمْلَمْ ہے۔[1]

---

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل المدینۃ ذا الحلیفۃ ولاھل الشام الجحفۃ ولاھل نجد قرن المنازل ولاھل الیمن یلملم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مھل اھل مکۃ للحج والعمرۃ جزء ۲ ص۱۶۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرۃ جزء اول ص۳۸۳)

# اہلِ عراق کا میقات ذاتِ عرق [1] اور اہلِ مصر کا میقات جُحفَہ ہے [2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہل اہل العراق من ذات عرق (صحیح مسلم عن جابر کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرۃ جزء اول ص۳۷۵) وقد ثبت الجزم برفع الحدیث فی روایۃ البیہقی ۵/۲۷ وسندہ صحیح۔ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی ص۴۷ وروی الطحاوی ۱/۳۶۰ بسند صحیح عن ابن عمر (حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی ص۴۷) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل العراق ذات عرق (ابوداؤد عن عائشۃ رض ۱/۲۵۰ سکت عنہ ابوداؤد والمنذری ورواتہ ثقات۔ نیل الاوطار ۴/۲۵۲)

[2] عن عائشۃ الصدیقۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت ....... لاھل الشام ومصر الجحفۃ (سنن نسائی کتاب الحج باب میقات اھل مصر ۲/۴۔ سندہ صحیح۔ الحواشی الجدیدۃ ترجمہ حمید۔ حاشیۃ النسائی جزء ۲ ص۴)

جو لوگ اِن میقاتوں اور مکّہ معظّمہ کے درمیان رہتے ہوں وہ اپنی ہی بستی سے احرام پہن لیں، مکّہ معظّمہ کے رہنے والے مکّہ معظّمہ ہی سے اِحرام باندھیں، اور جو لوگ مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ کسی اور مقام کے رہنے والے ہوں وہ اُس میقات سے اِحرام باندھیں جو اُن کے راستہ میں آئے[1]۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھن لھن ولمن اتی علیھن من غیر اھلھن ممن کان یرید الحج والعمرۃ فمن کان دونھن فمن اھلہ حتی ان اھل مکۃ یھلون فیھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مھل من کان دون المواقیت جزء ۲ صفحہ ۱۶۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرۃ جزء اوّل صفحہ ۳۸۳)

میقات پر پہنچنے کے بعد سر کو خطمی للعہ وغیرہ سے دھوئے اور

سر میں کچھ تیل ڈالے [1]

پھر نہائے [2]

---

للعہ خطمی ایک قسم کا گلابی پھولوں والا پودا ہے جو دلدل والے مقامات پر اُگتا ہے۔

[1] عن عائشۃ الصدیقۃ رض کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم غسل رأسہ بخطمی وأشنان و دھنہ بشیء من زیت غیر کثیر (رواہ البزار وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۳ ص۲۱۷)

[2] عن ابن عمر رض قال من السنۃ ان یغتسل الرجل اذا اراد ان یحرم (رواہ الحاکم وصححہ ھو والذھبی۔ المستدرک جزء اوّل ص۴۴۷)

اگر بدن پر ایسی خوشبو لگی ہوئی ہو جس میں زعفران شامل ہو تو اُسے تین مرتبہ دھو ڈالے [۱]

---

[۱] ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ۔ وعلیہ جبۃ وعلیہ اثر الخلوق او قال صفرۃ ..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخلع عنک الجبۃ واغسل اثر الخلوق عنک (وفی روایۃ فاغسلہ ثلاث مرات) [صحیح بخاری کتاب المناسک باب غسل الخلوق ثلاث مرات من الثیاب جزء ۲ ص۱۶۷ وباب یفعل فی العمرۃ مایفعل فی الحج جزء ۳ ص۶و۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب مایباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول ص۳۸۲ و ص۳۸۳]

پھر بہترین خوشبو جو میسر ہو سر اور ڈاڑھی میں لگائے۔[1]

---

[1] عن عائشۃ الصدیقۃ رضؓ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ حین یحرم (وفی روایۃ لمسلم کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باطیب ما اقدر علیہ قبل ان یحرم ثم یحرم) وفی روایۃ کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الطیب عند الاحرام جزء ۲ صفحہ ۱۶۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اوّل صفحہ ۳۸۷ و صفحہ ۳۸۸ واللفظ للبخاری) عن عائشۃ رضؓ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم یتطیب بأطیب ما یجد ثم أری وبیص الدھن فی رأسہ ولحیتہ بعد ذلک (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب للمحرم جزء اوّل صفحہ ۳۸۹)

پھر مرد کو چاہیئے کہ ایسی دو چادریں لے جن میں زعفران سے مرکب کوئی خوشبو لگی ہوئی نہ ہو۔ پھر وہ ان دو چادروں کا احرام باندھ لے یعنی ایک چادر اوڑھ لے اور ایک چادر کا تہ بند باندھ لے [1]

---

[1] انطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ۔ بعد ما ترجل وادھن ولبس ازارہ ورداءہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص ۱۶۹) ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ۔ وعلیہ جبۃ وعلیہ اثر الخلوق او قال صفرۃ (وفی روایۃ لمسلم علیہ جبۃ صوف متضمخ بطیب) (وفی روایۃ لمسلم علیہ جبۃ وعلیھا خلوق او قال اثر صفرۃ..... فقال اخلع عنک جبتک (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یفعل فی العمرۃ ما یفعل فی الحج جزء ۳ ص ۶ و ۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم جزء اول ص ۳۸۲ و ص ۳۸۳)

جوتیاں پہن لے لیکن دو چادروں کے علاوہ کوئی کپڑا نہ پہنے، نہ عمامہ باندھے، نہ ٹوپی اوڑھے، نہ موزے پہنے[۱]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم جزء ۲ صفحہ ۱۶۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم جزء اول صفحہ ۳۸۱)

عورت زیور اور ہر قسم کا لباس پہن سکتی ہے [۱] لیکن چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور ہاتھوں میں دستانے نہ پہنے [۲] مرد اور عورت دونوں میں سے کوئی بھی زعفران اور ورس [للعہ] میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے [۳]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیا او سراویل او قمیصا او خفا (ابوداؤد کتاب الحج باب ما یلبس المحرم ۱/۲۶۱ وسندہ صحیح۔ المستدرک ۱/۴۸۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتقب المرأۃ المحرمۃ ولا تلبس القفازین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ماینھی من الطیب للمحرم جزء ۳ ص۱۹)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تلبسوا شیئا مسہ الزعفران ولا الورس (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ماینھی من الطیب للمحرم جزء ۳ ص۱۹ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول ص۳۷۸)

للعہ ورس زرد رنگ کی ایک گھاس ہے۔

حالتِ احرام میں اگر سر اور ڈاڑھی میں خوشبو کی چمک یا رنگ دکھائی دے یا سر اور ڈاڑھی سے خوشبو کی مہک آتی رہے تو کوئی حرج نہیں [1]

---

[1] قالت عائشۃ رضؓ کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الطیب عند الاحرام ۲/۱۶۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اول صفحہ ۴۸۷) قالت عائشۃ رضؓ ثم أری وبیص الدھن فی رأسہ ولحیتہ بعد ذلك (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اول صفحہ ۴۸۹) عن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یطوف علی نسائہ ثم یصبح محرما ینضح طیبا (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اول صفحہ ۴۸۹)

اِحرام باندھتے ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، سُبْحَانَ اللّٰہِ ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے [1]

---

[1] ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی استوت بہ علی البیداء حمد اللہ وسبح وکبر ثم اھل بحج وعمرۃ وفی روایۃ فجعل یھلل ویسبح (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التحمید..... قبل الاھلال جزء ۲ ص ۱۷۱ وباب نحر البدن قائمۃ جزء ۲ ص ۲۱۱)

## پھر قبلہ کی طرف منہ کرکے لَبَّيْكَ کہے [1]

### یعنی یہ الفاظ کہے

## لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِالْعُمْرَةِ [2]

(میں حاضر ہوں۔ اے اللہ، میں عمرہ کے لئے حاضر ہوں)

## یا

### دو بار یہ الفاظ کہے :-

## لَبَّيْكَ عُمْرَةً [3]

---

[1] ان ابن عمر کان اذا اتی ذا الحلیفۃ امر براحلتہ فرحلت ثم صلی الغداۃ ثم رکب حتی اذا استوت بہ استقبل القبلۃ قائما ثم یلبی ... فزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل ذلک (سنن بیہقی کتاب الحج باب استقبال القبلۃ عند الاحرام جزء ۵ صـ۳۹ وسندہ صحیح۔ مناسک الحج والعمرۃ للالبانی صـ۱۴)

[2] قال جابر نحن نقول لبیک اللّٰھم لبیک بالحج فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلناھا عمرۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبّٰی بالحج وسماہ جزء ۲ صـ۱۴۶)

[3] عن انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل بھما جمیعا لبیک عمرۃ وحجا لبیک عمرۃ وحجا (صحیح مسلم کتاب الحج باب اھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ... جزء اول صـ۴۰۶)

**تلبیہ** | پھر بلند آواز سے مسلسل تلبیہ پڑھتا رہے۔

تلبیہ یہ ہے [1]

لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ

(میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں ، تیرا کوئی شریک نہیں ، میں حاضر ہوں۔ بیشک ہر قسم کی حمد اور خوبی تیرے لئے ہے اور بادشاہت بھی تیرے لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں)

---

[1] قال ابن عمران تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیك اللّٰھم لبیك ...... الخ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التلبیۃ جزء ۲ صفحہ ۱۴۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ جزء اول صفحہ ۳۸۵) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبریل علیہ السلام فامرنی ان امر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال (ابوداؤد باب کیف التلبیۃ ۱/۲۵۹ والترمذی ۱/۲۵۹ وصححہ الترمذی والالبانی ۔ مناسك الحج للالبانی صفحہ ۱۵)

کبھی کبھی یہ لبّیک بھی کہے[1]

# لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّیْكَ

(میں حاضر ہوں۔ اے الٰہِ برحق میں حاضر ہوں)

لبّیک پڑھنا اَدْنی الحرم تک یعنی حرم کے قریب پہنچنے تک جاری رکھے، حرم کے قریب پہنچکر لبّیک پڑھنا بند کر دے[2]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی تلبیتہ لبّیك الٰہ الحق لبّیك (ابن ماجۃ کتاب الحج باب التلبیۃ جزء ۲ صـ۲۱۶ ـ سندہ صحیح ـ فتح الباری $\frac{۴}{۱۵۳}$ وبلوغ $\frac{۱۱}{۱۷۷}$)

[2] کان ابن عمر رضی اللہ عنہما اذا دخل ادنی الحرم امسك عن التلبیۃ .... ویحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلك (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الاغتسال عند دخول مکۃ جزء ۲ صـ۱۷۷)

جب "ذی طویٰ" مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کرے اور ایک رات وہاں گذارے، پھر صبح کو نمازِ فجر کے بعد غسل کرے۔[1]

---

[1] کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا دخل ادنی الحرم امسك عن التلبیۃ ثم یبیت بذی طوی ثم یصلی به الصبح ویغتسل ویحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلك (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الاغتسال عند دخول مکۃ جزء ۲، صفحہ ۱۷۱ وصحیح مسلم باب استحباب المبیت بذی طوی جزء اول صفحہ ۵۲۹)

پھر اُسی دن[1]
بوقتِ صبح[2]
بلندی کی طرف سے یعنی بطحاء میں داخل ہوکر ثنیۃ الوداع
اور کداء سے ہوتا ہوا مکہ معظمہ میں داخل ہوئے[3]

---

[1] ان ابن عمر کان لایقدم مکۃ الا بات بذی طوی حتی یصبح ویغتسل ثم یدخل مکۃ نہارًا ویذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب المبیت بذی طوی جزء اول ص۵۲۹)

[2] بات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی طوی حتی اصبح ثم دخل مکۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب دخول مکۃ نہارًا اولیلاً جزء ۲ ص۱۷۷) ثم یدخل مکۃ ضحیً (احمد، سندہ صحیح ۔ بلوغ جزء ۱۲ ص۴ وص۹۶)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء الی مکۃ دخل من اعلاھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من این یخرج جزء ۲ ص۱۷۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب دخول مکۃ من الثنیۃ العلیا جزء اول ص۵۲۹) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ من کداء من الثنیۃ العلیا بالبطحاء (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من این یخرج من مکۃ جزء ۲ ص۱۷۸)

## طوافِ کعبہ

مکہ معظمہ پہنچکر وضو کرے[1]

پھر حجرِ اسود کے پاس آئے[2] اور

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے[3]

---

[1] ان اول شیء بدأ بہ حین قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ توضأ ثم طاف (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یلزم من طاف بالبیت وسعی جزء اول ص۵۲۲)

[2] قال جابر حتی اذا اتینا البیت معہ استلم الرکن (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۰) عن ابی ہریرۃ قال فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ فاقبل الحجر فاستلمہ (ابوداؤد کتاب الحج باب فی رفع الید اذا رای البیت جزء اول ص۲۶۵ وسندہ صحیح)

[3] قال ابن عمر رض ثم یدخل مکۃ ضحیً فیأتی البیت فیستلم الحجر ویقول باسم اللہ واللہ اکبر (مسند امام احمد وسندہ صحیح - بلوغ جزء ۱۲ ص۴ و ص۶۷)

پھر حجرِ اسود کو بوسہ دے، اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو حجرِ اسود کو ہاتھ لگائے، پھر ہاتھ کو بوسہ دے[1]

اگر ہاتھ لگانا بھی ممکن نہ ہو تو کسی چھڑی سے حجرِ اسود کو چھوئے[2] اور چھڑی کا بوسہ لے[3]

---

[1] عن ابن عمر رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلمہ ویقبلہ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب تقبیل الحجر جزء ۲ ص ۱۸۶) قال نافع رأیت ابن عمر یستلم الحجر بیدہ ثم قبل یدہٗ وقال ما ترکتہ منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین جزء اول ص ۵۳۲)

[2] عن ابن عباس طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن (صحیح بخاری کتاب المناسك باب استلام الرکن بالمحجن جزء ۲ ص ۱۸۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اول ص ۵۳۳)

[3] عن ابی الطفیل رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن ویقبّل المحجن (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اول ص ۵۳۳)

اگر حجرِ اسود کو چھڑی لگانا بھی ممکن نہ ہو تو کسی چیز سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرے[1]

پھر چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لے (اسے اِضطباع کہتے ہیں) داہنا کندھا کھُلا رہے اور بایاں کندھا ڈھکا رہے[2]

---

[1] طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بعیر کلما اتی الرکن اشار الیہ بشیءٍ کان عندہٗ وکبّر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ صفحہ ۱۸۶)

[2] عن یعلیٰ رضؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت مضطبعاً وعلیہ برد (ترمذی کتاب الحج باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف مضطبعاً۔ سندہ صحیح۔ جزء اول صفحہ ۲۶۷)

پھر کعبہ کا طواف کرے۔ طواف داہنی طرف سے شروع کرے، طواف کے وقت کعبہ بائیں طرف ہو۔ حجرِ اسود سے رُکنِ یمانی تک دَوڑ کر اور اکڑ کر چلے (اِسے رَمل کہتے ہیں) رُکنِ یمانی پر پہنچکر اُسے ہاتھ لگائے[1]

---

[1] عن جابر رض لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مضیٰ علی یمینہ (ترمذی کتاب الحج باب ما جاء کیف الطواف وسندہ صحیح۔ جزء اول صفحہ ۲۶۱) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف بالبیت الطواف الاول یخب ثلاثۃ اطواف ویمشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذ قدم مکۃ جزء ۲ صفحہ ۱۸۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول صفحہ ۵۲۳) قال ابن عمر رض ما ترکت استلام ھذین الرکنین فی شدۃ ولا رخاء منذ رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستلمھما (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الرمل فی الحج والعمرۃ جزء ۲ صفحہ ۱۸۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب استلام الرکنین جزء اول صفحہ ۵۲۳)

پھر معمولی چال سے حجرِ اسود کی طرف روانہ ہو۔[1]

رُکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھے۔[2]

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

{اے ہمارے رب ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا}

---

[1] امرھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرملوا ثلاثة اشواط ویمشوا ما بین الرکنین (صحیح بخاری کتاب المغازی باب عمرة القضاء جزء ۵ صـ۱۸۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول صـ۴۱۲ واللفظ لمسلم)

[2] عن عبد اللہ بن السائب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بین الرکن الیمانی والحجر ربنا اٰتنا فی الدنیا..... الخ (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۲ صـ۶۷)

پھر حجرِ اسود پر پہنچکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور اُس کا بوسہ لے[1] یا ہاتھ لگاکر ہاتھ کا بوسہ لے یا چھڑی لگاکر چھڑی کا بوسہ لے[2] یا کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرے[3]

---

۱ـہ کلما اتی (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) الی الرکن اشار الیہ بشیءٍ کان عندہٗ وکبر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ صـ ۱۸۶) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایدع ان یستلم الرکن الیمانی والحجر الاسود فی کل طوفۃ (ابوداؤد کتاب الحج باب استلام الارکان جزء اول صـ ۲۶۵ وسندہ حسن وروی نحوہ ابن خزیمۃ وسندہ حسن ۴/۲۱۶)

۲ـہ قال نافع رأیت ابن عمر یستلم الحجر بیدہ ثم قبل یدہٗ وقال ماترکتہ منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استلام الرکنین الیمانیین جزء اول صـ ۵۳۲) عن ابی الطفیل رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن ویقبل المحجن (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اول صـ ۵۲۳)

۳ـہ عن ابن عباس طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت علی بعیر کلما اتی الرکن اشار الیہ بشیءٍ کان عندہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ صـ ۱۸۶)

پھر دو[۲] چکر اور اسی طرح لگائے۔ یعنی پہلے تین[۳] چکروں میں رَمَل کرے۔

پھر چار[۴] چکر معمولی چال سے لگائے[۱] باقی تمام افعال ہر چکر میں اُسی طرح کرے جس طرح پہلے چکر میں کئے تھے، البتہ ان چار[۴] چکروں میں سیدھا کندھا بھی ڈھانک لے۔ سیدھا کندھا کھولنا صرف رَمَل کے ساتھ مخصوص ہے[۲]۔

---

[۱] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف بالبیت الطواف الاول یخب ثلاثۃ اطواف ویمشی اربعۃ (صحیح بخاری باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ ص۱۸۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول ص۵۳) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج والعمرۃ اول مایقدم سعی ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ ص۱۸۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول ص۵۳ واللفظ للبخاری)

[۲] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمروا من الجعرانۃ فرملوا بالبیت وجعلوا اردیتھم تحت اباطھم قد قذفوھا علی عواتقھم الیسری (ابوداؤد کتاب الحج باب الاضطباع فی الطواف جزء اول ص۲۶۶ ۔ رجالہ رجال الصحیح ۔ نیل ۵/۴۲ سندہ صحیح)

جب سات چکر پورے ہوجائیں تو مقامِ ابراہیمؑ پر آئے اور یہ پڑھے:۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى [1]

{اور مقامِ ابراہیمؑ کو مصلّٰی بناؤ}

پھر مقامِ ابراہیمؑ کو اپنے اور کعبہ کے درمیان کرلے [2]

پھر دو ۲ رکعت نماز پڑھے [3]

---

[1] ثم نفذ الی مقام ابراہیم علیہ السلام فقرأ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صفحہ ۵۱)

[2] فجعل المقام بینہ وبین البیت (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صفحہ ۵۱)

[3] عن ابن عمرؓ قال ثم سجد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سجدتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ صفحہ ۱۸۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول صفحہ ۵۳)

اِن رکعتوں میں سُورۂ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور سُورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر حجرِ اسود کا بوسہ لے (یا ہاتھ یا چھڑی اُس کو لگا کر ہاتھ یا چھڑی کا بوسہ لے یا کسی چیز سے اُس کی طرف اشارہ کرے) [1]

پھر چاہِ زمزم پر جائے۔ زمزم کا پانی پیئے اور کچھ پانی اپنے سر پر ڈالے [2]

---

[1] کان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یقرأ فی الرکعتین قل ھو اللہ احد قل یاایھا الکفرون ثم رجع الی الرکن فاستلمہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱) ثم صلی رکعتین قرأ فیھما قل یاایھا الکفرون وقل ھو اللہ احد (سنن بیہقی کتاب الحج باب رکعتی الطواف جزء ۵ ص۹۱ سندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۲ ص۴۲)

[2] ثم ذھب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) الی زمزم فشرب منھا وصب علی رأسہ (مسند احمد۔ سندہ جید۔ بلوغ جزء ۱۲ ص۴۳)

## صَفا و مَروَہ کی سعی

پھر بابِ صَفا سے نکل کر کوہِ صفا کی طرف جائے[1]

جب کوہِ صفا کے قریب پہنچے تو یہ پڑھے :-

إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

{بے شک صَفا اور مَروَہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں}

پھر یہ کہے :-

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ

{میں اُسی سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے شروع کیا ہے}

پھر صَفا پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ نظر آنے لگے، پھر کعبہ کی طرف مُنہ کرے[2]

---

[1] ثم خرج من الباب الی الصفا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱)

[2] فلما دنا من الصفا قرأ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ، ابدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیہ حتی رأی البیت فاستقبل القبلۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱)

پھر دونوں ہاتھ اُٹھائے[1]۔

پھر اللہ کی توحید بیان کرے، یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وغیرہ پڑھے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر یہ پڑھے:۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ، اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

---

[1] ثم اتی الصفا فعلاہ حیث ینظر الی البیت فرفع یدیہ فجعل یذکر اللہ عزوجل ما شاء ان یذکرہ ویدعوہ (ابوداؤد کتاب الحج باب رفع الیدین اذا رأی البیت جزء اول صفحہ ۲۶۵ وسندہ صحیح)

{نہیں کوئی حاکم و معبود سوائے اللہ اکیلے کے، اُس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اُسی کی ہے اور ہر قسم کی تعریف بھی اُسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں کوئی معبود و مشکل کشا سوائے اللہ اکیلے کے۔ اُس نے اپنا وعدہ پُورا کر دیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو اُس نے اکیلے ہی شکست دی}

پھر دُعا کرے۔ دُعا کے بعد پھر ان ہی کلمات کو پڑھ کر دُعا کرے۔ تیسری مرتبہ پھر ان کلمات حمد و توحید کو پڑھے اور دُعا کرے[1]

---

[1] فوحّد اللہ و کبّرہ وقال لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ ...... الخ ثم دعا بین ذلک قال مثل ھذا ثلاث مرات (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صـ۵۱۱)

پھر صَفا سے اُترے اور مَروہ کی طرف چلے۔ جب وادی کے بطن میں پہنچے تو دوڑے[1] جب بطنِ وادی گذر جائے تو دَوڑنا بند کردے۔ بطنِ وادی کے علاوہ باقی راستہ میں کبھی آہستہ آہستہ چلے اور کبھی تیزی سے چلے[2] [3]

---

[1] ثم نزل الی المروۃ حتی اذا انصبّت قدماہ فی بطن الوادی سعی (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱) عن ابن عمرؓ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی بطن المسیل اذا طاف بین الصفا والمروۃ (صحیح بخاری کتاب کتاب المناسك باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ ص۱۸۷)

[2] قال ابن عمر لئن سعیت فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی ولئن مشیت فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی (ترمذی کتاب الحج باب ما جاء بین الصفا والمروۃ۔ صحیح الترمذی۔ جزء اول ص۲۶۸)

[3] صفا و مَروہ کے درمیان سعی کرتے وقت کسی دُعاء کا پڑھنا مرفوعاً ثابت نہیں البتہ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عبد اللہ مسعودؓ سے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ پڑھنا مروی ہے (رواھما ابن ابی شیبۃ باسنادین صحیحین وروی الطبرانی مرفوعاً بسند ضعیف۔ مناسك الحج للالبانی ص۲۶)

جب مَرْوَہ پر چڑھے تو آہستہ آہستہ چڑھے۔ جب مَرْوَہ کی چوٹی پر پہنچ جائے تو بالکل اُسی طرح کرے جس طرح صفا پر کیا تھا۔ یہ ایک چکّر ہوا۔ اس کے بعد اسی طریقہ سے مروہ[2] سے صفا جائے۔ یہ دوسرا چکّر ہوا۔ پھر اسی طرح صفا[3] سے مروہ، پھر مروہ[4] سے صفا، پھر صفا[5] سے مروہ، پھر مروہ[6] سے صفا، پھر صفا سے مروہ جائے۔ آخری چکر مروہ پر ختم ہو [1]

ہر مرتبہ صفا اور مروہ پر چڑھ کر اُسی طرح حمد و توحید بیان کرے اور دعاء کرے جس طرح ابتداء میں صفا پر کی تھی [2]

---

[1] حتی اذا صعدتا (قدماہ) مشی حتی اتی المروۃ ففعل علی المروۃ کما فعل علی الصفا حتی اذا کان آخر طوافہ علی المروۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۳۹۷) فطاف بین الصفا والمروۃ سبعاً (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما جاء فی السعی بین الصفا والمروۃ جزء ۲ ص۱۹۵)

[2] فیکبر سبع مرار ثلاثا یکبر ثم یقول لا الہ الا اللہ۔۔۔۔ الخ (مسند امام احمد بلوغ الامانی جزء ۱۲ ص۵ وسندہ صحیح)

**بال مُنڈوانا یا کتروانا** پھر سر کے بال مُنڈوا دے۔
یا کترو ادے۔ پھر احرام اُتار دے[1]

---

[1] عن جابر رض امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ ان یجعلوہ عمرۃ ویطوفوا ثم یقصروا ویحلوا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلھا الا الطواف جزء ۲ صـ۱۹۶) عن ابن عباس رض لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ امر اصحابہ ان یطوفوا بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم یحلوا ویحلقوا ویقصروا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقصیر المتمتع بعد العمرۃ جزء ۲ صـ۲۱۴) عن ابن عمر قال فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قال للناس من لم یکن منکم اھدی فلیطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ولیقصر ولیحلل (صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب الدم علی المتمتع جزء اول صـ۴۰۵)

عورتیں بال نہ منڈوائیں بلکہ تھوڑے سے بال کتروادیں۔[1]
احرام اتارنے کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔[2]

---

[1] عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء الحلق انما علی النساء التقصیر (ابو داؤد کتاب الحج باب الحلق والتقصیر جزء اول ص۲۷۹۔ سندہ حسن۔ نیل الاوطار جزء ۵ ص۶)

[2] قالوا یا رسول اللہ ای الحل قال حل کلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ ص۱۷۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلوا من احرامکم بطواف البیت وبین الصفا والمروۃ وقصروا ثم اقیموا حلالاً (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ ص۱۷۶)

# حج

۷ ذوالحجہ کو امیر خطبہ دے اور مناسکِ حج کی تعلیم دے۔[1]

## میقات

حج تمتع کرنے والوں کے لئے مکہ معظمہ ہی میقات ہے۔ یہ لوگ مکہ معظمہ ہی میں حج کا احرام باندھیں[2]

---

[1] اذا کان قبل الترویۃ بیوم خطب الناس فاخبرھم بمناسلک (رواہ الحاکم وسندہ صحیح، جزء اول ص۴۶۱)

[2] عن جابر رض امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما أحللنا ان نحرم اذا توجھنا الی منی قال فأھللنا من الأبطح (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص۵۰۸)

**احرام** | حج کے لئے احرام کے تمام مسائل وہی ہیں جو عمرہ کے عنوان کے تحت بیان کر دیئے گئے ہیں۔

## ۸ ذی الحجہ (یوم ترویہ)

۸ ذی الحجہ کو[1] زوال کے بعد حج کا احرام باندھے۔[2]

---

[1] عن جابرؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان یوم الترویۃ فاھلوا بالحج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ صفحہ ۱۷۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول صفحہ ۱۰۹) فلما کان یوم الترویہ ورحنا الی منیٰ اھللنا بالحج (صحیح مسلم عن ابی سعیدؓ کتاب الحج باب التقصیر فی العمرۃ جزء اول صفحہ ۵۲۶)

[2] امرنا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) عشیۃ الترویۃ ان نھل بالحج (رواہ البخاری تعلیقاً کتاب المناسک باب قول اللہ تعالٰی ذٰلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام جزء ۲ صفحہ ۱۷۶ ورواہ الاسمٰعیلی موصولاً۔ فتح الباری۔ سندہ صحیح) ثم اھللنا من العشی بالحج (صحیح مسلم باب ما یلزم من طاف بالبیت وسعی جزء اول صفحہ ۵۲۳)

پھر اِس طرح کہے :۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِالْحَجِّ [1]

{مَیں حاضر ہوں ۔ اے اللہ مَیں حج کے لئے حاضر ہوں}

یا دو مرتبہ یہ کہے :۔

لَبَّیْکَ حَجًّا [2]

پھر یہ کہے :۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ حَجَّۃٌ لَا رِیَآءَ فِیْھَا وَلَا سُمْعَۃَ [3]

(اے اللہ یہ حج ہے جس میں نہ ریاکاری ہے اور نہ نام و نمود)

---

[1] عن جابر قدمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقول لبیک اللھم لبیک بالحج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبّی بالحج وسماہ جزء ۲ صـ۱۷۶)

[2] عن انس سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل بھما جمیعا لبیک عمرۃ وحجا، لبیک عمرۃ وحجا (صحیح مسلم کتاب الحج باب اھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھدیہ جزء اول صـ۵۲۶)

[3] رواہ الضیاء بسند صحیح ۔ مناسک الحج والعمرۃ للالبانی صـ۱۵

پھر تلبیہ کہتا ہوا منیٰ کو روانہ ہوجائے[1] تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں :-

**لَبَّیْكَ ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لَا شَرِیْكَ لَكَ**

(میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں ، تیرا کوئی شریک نہیں ، میں حاضر ہوں ۔ بے شک ہر قسم کی تعریف اور خوبی تیرے لئے ہے اور بادشاہت بھی تیرے لئے ہے ۔ تیرا کوئی شریک نہیں)

---

[1] عن ابی سعید فلما کان یوم الترویۃ ورحنا الی منی اھللنا بالحج (صحیح مسلم کتاب الحج باب التقصیر فی العمرۃ جزء اول ص ۵۲۶) عن عائشۃ رضؓ ثم اھلوا حین راحوا (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص ۵۰۳)

[2] قال ابن عمران تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک ..... الخ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ جزء ۲ ص ۱۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ جزء اول ص ۴۸۵)

کبھی کبھی یہ لبیک بھی پڑھے :۔

## لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ [1]

{میں حاضر ہوں ، اے الٰہِ برحق میں حاضر ہوں}

دورانِ حج لبیک کے ساتھ کبھی کبھی **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ** اور **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** بھی پڑھتا رہے [2]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی تلبیتہ لبیک الٰہ الحق لبیک (ابن ماجہ کتاب الحج باب التلبیۃ جزء ۲ صفحہ ۲۱۶ ۔ سندہ صحیح ۔ فتح الباری ۳/۱۵۲ و بلوغ ۱۱/۱۲۲)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتی رمیٰ جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد ۔ سندہ صحیح ۔ بلوغ جزء ۱۱ صفحہ ۱۸۳)

تلبیہ (یعنی لبّیک) بلند آواز سے پڑھنا ہوا جائے[1]
منٰی پہنچکر ظہر کی نماز پڑھے۔ پھر عصر کی نماز بھی وہیں ادا
کرے[2]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبریل علیہ السلام فامرنی ان آمر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال (رواہ الترمذی جزء اول ص۲۵۹ وصححہ والالبانی۔ مناسک الحج للالبانی ص۱۵)

[2] عن عبد العزیز سالت انس رض قلت اخبرنی بشیء عقلتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظہر والعصر یوم الترویۃ قال بمنیٰ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب این یصلی الظہر یوم الترویۃ جزء ۲ ص۱۹۷)

ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت ادا کی جائے[1]
جب تک منٰی میں رہے لبیک پڑھتا رہے اور لبیک
کے ساتھ اَللّٰهُ اَکْبَرُ یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بھی پڑھتا
رہے[2]

---

[1] عن ابن عمرؓ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الصلوٰۃ بمنی جز ۲ صـ ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنی جز . اول صـ ۲۸۰)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترك التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد۔ سندہ صحیح۔ بلوغ ۱۱/۱۸۳)

## ۹ ذی الحجہ (عَرَفَہ)

**شبِ عرفہ** مغرب اور عشاء کی نمازیں منیٰ ہی میں ادا کی جائیں [1] عشاء کی نماز دو رکعت پڑھی جائے [2]

**یومِ عرفہ** ۹ ذی الحجہ کو فجر کی نماز بھی منیٰ میں ادا کرے، پھر طلوعِ آفتاب کے بعد وہاں سے عرفات کی طرف روانہ ہو جائے [3]

---

[1] فلما کان یوم الترویۃ توجھوا الی منی فاھلوا بالحج و رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بھا الظھر والعصر والمغرب والعشاء (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱)

[2] عن ابن عمر صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنی جزء ۲ ص۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنی جزء اول ص۱۸۱)

[3] فصلی بھا الظھر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مکث قلیلا حتی طلعت الشمس ..... فسار (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱)

راستہ میں بلند آواز سے لبیک یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا رہے[1]

یا لبیک کے ساتھ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا رہے۔[2]

(۱) عرفات پہنچکر وہاں کسی بھی مقام پر قیام کرے۔[3]

---

[1] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انسا وھما غادیان الی عرفۃ کیف کنتم تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المہل فلا ینکر علیہ ویکبر منا المکبر فلا ینکر علیہ وفی روایۃ لمسلم عن ابن عمر قال غدونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی الی عرفات منا الملبی ومنا المکبر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا من منی الی عرفۃ جزء ۲ صفحہ ۱۹۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذھاب من منی الی عرفات جزء اول صفحہ ۵۳۷)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد۔ سندہ صحیح۔ بلوغ ۱۸۲/۱۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت ھھنا وعرفۃ کلھا موقف (صحیح مسلم باب ما جاء ان عرفۃ کلھا موقف جزء اول صفحہ ۵۱۳)

اس قیام کے دوران "لَبَّيْكَ" یا "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھتا رہے[1]

یا لَبَّيْكَ کے ساتھ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" یا "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" پڑھتا رہے[2]

---

[1] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انس بن مالک ... کیف کنتم تصنعون فی هذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المہل فلا ینکر علیہ ویکبر منا المکبر فلا ینکر علیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا من منی الی عرفۃ جزء ۲ صفحہ ۱۹۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذہاب من منی الی عرفات جزء اول صفحہ ۵۳۷)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطہا بتکبیر او تہلیل (مسند احمد سندہ صحیح - بلوغ $\frac{11}{184}$)

(۲) پھر زوال کے بعد اپنی قیام گاہ سے روانہ ہو
اور امیر حج کا خطبہ سُنے[1] امیر کو چاہیئے کہ بطنِ وادی
میں خطبہ دے[2] خطبہ مختصر دے اور وقوف عرفات
میں جلدی کرے (یعنی وقوف کے لئے جلد فارغ ہو جائے[3])

---

[1] عن سالم قال جاء ابن عمر رضی اللہ عنہ وانا معہ یوم عرفۃ حین زالت الشمس فصاح عند سرادق الحجاج فخرج وعلیہ ملحفۃ معصفرۃ فقال مالک یا ابا عبد الرحمن فقال الرواح ان کنت ترید السنۃ قال ھذہ الساعۃ قال نعم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التھجیر بالرواح یوم عرفۃ جزء ۲ صفحہ ۱۹۸) حتی اذا زالت الشمس امر بالقصواء فرحلت له (صحیح مسلم عن جابر کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صفحہ ۵۱۱)

[2] فاتی (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) بطن الوادی فخطب الناس (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صفحہ ۵۱۱)

[3] قال سالم للحجاج ان کنت ترید السنۃ فاقصر الخطبۃ وعجل الوقوف ..... قال ابن عمر صدق (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التھجیر بالرواح یوم عرفۃ جزء ۲ صفحہ ۱۹۸)

خطبہ کے بعد عرفات ہی میں ظہر اور عصر کو جمع کر کے ادا کرے۔ یہ نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کی جائیں اور درمیان میں کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔[1]

③ پھر عرفات ہی میں کسی بھی جگہ قبلہ رُو ہو کر وقوف کرے۔ یہ وقوف غروبِ آفتاب تک جاری رہے۔[2]

---

[1] ثم اذن ثم اقام فصلی الظہر ثم اقام فصلی العصر ولم یصل بینہما شیئاً (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۳۹۷)

[2] ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتی الموقف ...... واستقبل القبلۃ فلم یزل واقفاً حتی غربت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۳۹۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت ھھنا و عرفۃ کلھا موقف (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما جاء ان عرفۃ کلھا موقف جزء اول ص۳۹۹)

اس وقوف میں لبیک یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا رہے [1] یا لبیک کے ساتھ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتا رہے [2]

اس وقوف میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگے [3]

---

[1] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انس ..... کیف کنتم تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المھل فلا ینکر علیہ ویکبر من المکبر فلا ینکر علیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا من منیٰ الی عرفۃ جزء ۲ صفحہ ۱۹۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذھاب من منیٰ الی عرفات جزء اول صفحہ ۵۳۷)

[2] عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد۔ سندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۱ صفحہ ۱۸۲)

[3] عن اسامۃ کنت ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات فرفع یدیہ یدعو (نسائی کتاب مناسک الحج باب رفع الیدین فی الدعاء بعرفۃ۔ سندہ صحیح۔ نیل $\frac{5}{52}$)

# ۱۰ ذی الحجہ (یَومُ النَّحر)

**شب یومُ النّحر** جب شفق کی زردی کچھ کم ہو جائے تو اَستَغفِرُ اللّٰہَ پڑھتا ہوا عرفات سے مُزدَلِفہ کی طرف روانہ ہو جائے [1]

راستہ میں لبّیک پڑھتا رہے [2]

---

[1] فلم یزل واقفا حتی غربت الشمس وذھبت الصفرۃ قلیلا حتی غاب القرص واردف اسامۃ خلفہ ودفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... حتی اتی المزدلفۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۲)
قال اللہ تبارک وتعالےٰ ثم افیضوا من حیث افاض الناس واستغفروا اللہ (البقرۃ - ۱۹۹)

[2] عن ابن عباس ان اسامۃ کان ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ الی مزدلفۃ ثم اردف الفضل من المزدلفۃ الی منیٰ قال فکلاھما قالا لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ غداۃ النحر جزء ۲ ص۲۰۴)

## مزدلفہ پہنچکر اذان دی جائے، پھر اقامت کہی جائے اور مغرب کی تین رکعت نماز ادا کی جائے[1]

---

[1] حتی اتی المزدلفۃ فصلی بھا المغرب والعشاء باذان واحد واقامتین (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۱۲ھ۵) عن ابن عمر قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء بجمع لیس بینھما سجدۃ وصلی المغرب ثلاث رکعات (صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ جزء اول ص ۴۱۹ھ)

پھر کچھ وقفہ کے بعد اقامت کہی جائے[1] اور عشاء کی نماز دو رکعت ادا کی جائے[2]

مغرب اور عشاء کے درمیان کوئی نماز نہ پڑھے[3] نہ عشاء کے بعد کوئی نماز پڑھے[4]

---

[1] عن اسامۃ فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیرہٗ فی منزلہٖ ثم اقیمت الصلوٰۃ فصلی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الجمع بین الصلاتین بالمزدلفۃ جزء ۲ صفحہ ۲۰۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ جزء اول صفحہ ۵۳۸)

[2] عن ابن عمر قال جمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء بجمع ..... صلی العشاء رکعتین (صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ جزء اول صفحہ ۵۳۹)

[3] قال جابر ولم یسبح بینھما شیئاً (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم جزء اول صفحہ ۵۱۲)

[4] عن ابن عمر قال ولم یسبح بینھما ولا علیٰ اثر کل واحدۃ منھما (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من جمع بینھما ولم یتطوع جزء ۲ صفحہ ۲۰۱)

پھر طلوعِ فجر تک لیٹا رہے[1]

## یوم النحر

(۱) جب صبح (صادق) ظاہر ہو جائے تو کافی اندھیرے میں اذان اور اقامت کے بعد نمازِ فجر پڑھے[2]

(۲) نمازِ فجر کے بعد مَشعرِ حَرام جائے اور وہاں وقوف کرے[3] یا مزدلفہ میں کہیں بھی وقوف کرے[4]

---

۱؎ ولم یسبح بینہما شیئا ثم اضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی طلع الفجر (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۲)

۲؎ وصلی الفجر حین تبین لہ الصبح باذان واقامۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۲) وصلی الفجر یومئذ قبل وقتہا بغلس (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب زیادۃ التغلیس بصلاۃ الصبح یوم النحر جزء اول ص۵۴۰)

۳؎ حتی اتی المشعر الحرام (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۲)

۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت ھھنا وجمع کلہا موقف (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما جاء ان عرفۃ کلہا موقف جزء اول ص۵۱۳)

اس وقوف میں قبلہ رُو ہو کر دُعا، تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اللہ سب سے بڑا ہے)، تہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، کوئی معبود، حاکم اور مشکل کُشا نہیں سوا اللہ کے)، توحید (یعنی لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، کوئی معبود، حاکم اور مشکل کُشا نہیں سوا اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں)[1] اور تحمید (یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف) میں مصروف رہے[2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ: فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْہُ كَمَا ھَدٰىكُمْ (البقرہ۔ ۱۹۸) فاستقبل القبلۃ ودعاہ وکبرہٗ وھللہٗ ووحدہٗ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۳۹۷)

[2] فاستقبل القبلۃ فحمد اللہ وکبرہٗ وھللہٗ ووحدہٗ (ابوداؤد کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۲۷۱ وسندہٗ صحیح)

امام کو چاہیئے کہ قزح نامی پہاڑ کے قریب وقوف کرے۔[1]
پھر خوب روشنی ہو جانے کے بعد، طلوعِ آفتاب سے
پہلے جمرۂ عقبہ روانہ ہو جائے[2]

---

[1] عن علی قال فلما اصبح اتی قزح ووقف علیہ وقال ھذا قزح وھو الموقف وجمع کلھا موقف (ترمذی کتاب الحج باب ماجاء ان عرفۃ کلھا موقف صحیح الترمذی جزء اول ص۲۷۴ و ص۲۷۵)
[2] فلم یزل واقفاً حتی اسفر جدًا فدفع قبل ان تطلع الشمس ... حتی اتی الجمرۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۲)

③ یوم النحر کا تیسرا کام جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنا ہے۔
جمرۂ عَقَبَہ کو جاتے وقت راستہ میں مسلسل لَبَّیْکَ
کہتا رہے[1] کبھی کبھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
بھی کہے[2]

---

[1] اخبر الفضل انہ لم یزل یلبی حتی رمی الجمرة (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیة والتکبیر غداة النحر جزء ۲ صفحہ ۲۰۴) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اردف الفضل من جمع .... قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل یلبی حتی رمی جمرة العقبة (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب ادامة الحاج التلبیة جزء اول صفحہ ۵۳۶)

[2] فما ترک التلبیة حتی رمی الجمرة الا ان یخلطها بتکبیر او تہلیل (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء اول صفحہ ۴۶۲ ورواہ احمد۔ بلوغ جزء ۱۱ صفحہ ۱۸۲)

راستہ میں جب وادی مُحَسِّر سے گذرے تو وہاں سے کنکریاں چُن لے[1] (اگر ۱۳؍ ذی الحجہ کو بھی منٰی میں ٹھہرے تو کنکریوں کی تعداد سَتّر ہوگی اور اگر ۱۳؍ ذی الحجہ کو منٰی میں نہ ٹھہرے تو کنکریوں کی تعداد اُنچاس ۴۹ ہوگی[2])

---

[1] حتی دخل محسراً قال علیکم بحصی الخذف (صحیح مسلم عن فضل بن عباسؓ کتاب الحج باب استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ جزء اول صـ ۴۱۶ وفی روایۃ اذا دخل منی فھبط حین ھبط محسراً قال علیکم بحصی الخذف (نسائی کتاب مناسک الحج باب من این یلتقط الحصی جزء ۲ صـ ۴۸ وسندہ صحیح)

[2] حتی اتی الجمرۃ التی عند الشجرۃ فرماھا بسبع حصیات (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صـ ۵۱۲) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رمی الجمرۃ التی تلی مسجد منی یرمیھا بسبع حصیات.... ثم یاتی الجمرۃ الثانیۃ فیرمیھا بسبع حصیات.... ثم یاتی الجمرۃ التی عند العقبۃ فیرمیھا بسبع حصیات (رواہ البخاری تعلیقاً کتاب المناسک باب الدعاء عند الجمرتین جزء ۲ صـ ۲۱۹ ورواہ الاسمٰعیلی موصولاً وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری ۳/۳۳۲)

کنکریاں اتنی بڑی ہوں کہ چٹکی سے ماری جائیں[1]
کنکریاں چننے کے بعد بطن محسّر سے تیزی سے گذر جائے[2]
پھر بیچ کے راستے سے ہوتا ہوا جمرۂ عقبہ پہنچ جائے[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بحصی الخذف الذی یرمی بہ الجمرۃ (صحیح مسلم عن فضل بن عباس کتاب الحج باب استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ جزء اول ص۵۳۶)

[2] حتی اتی بطن محسّر فحرک قلیلا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۲) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوضع فی وادی محسر (رواہ النسائی عن جابر کتاب مناسک الحج باب الایضاع فی وادی محسر جزء ۲ ص۳۹ و سندہ صحیح)

[3] ثم سلک الطریق الوسطی التی تخرج علی الجمرۃ الکبری (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۲)

جمرۂ عقبہ پہنچکر بطنِ وادی میں اس طرح کھڑا ہو جائے کہ منیٰ داہنی جانب ہو اور کعبہ بائیں جانب۔ اسی حالت میں چاشت کے وقت جمرۂ عقبہ پر سات کنکریاں مارے۔ ہر کنکری مارتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے[1]

---

[1] رمی عبداللہ من بطن الوادی ..... فقال والذی لاآلہ غیرہ ھذا مقام الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ صلی اللہ علیہ وسلم وفی روایۃ جعل البیت عن یسارہ ومنیٰ عن یمینہ ورمی بسبع وفی روایۃ فرمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب رمی الجمار من بطن الوادی جزء ۲ ص۲۱۷ وباب رمی الجمار بسبع حصیات وباب یکبر مع کل حصاۃ جزء ۲ ص۲۱۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب رمی الجمرۃ العقبۃ من بطن الوادی جزء اول ص۵۴۲) رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحیٰ (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول ص۵۴۴)

# آخری کنکری مارنے کے بعد لَبَّیْكَ کہنا بند کر دے[1]

---

[1] عن الفضل لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی الجمرۃ العقبۃ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التلبیۃ والتکبیر غداۃ النحر جزء ۲ صـ ۲۰۴ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ جزء اول صـ ۵۳۶) وفی روایۃ قطع التلبیۃ مع آخرھا حصاۃ (صحیح ابن خزیمۃ کتاب الحج باب قطع التلبیۃ اذا رمی الحاج جمرۃ العقبۃ۔ سندہ صحیح جزء ۴ صـ ۲۸۲)

④ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد یَومُ النَّحر کا چوتھا کام خطبہ ہے۔ جمرات کے درمیان امام خطبہ دے اور باقی لوگ خطبہ سُنیں[1]

⑤ خطبہ کے بعد اس دن کا پانچواں کام قربانی کرنا ہے۔ لہذا خطبہ ختم ہونے کے بعد منیٰ جائے اور قربانی کرے[2]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس یوم النحر (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الخطبۃ ایام منیٰ جزء ۲ صفحہ ۲۱۵) عن ام الحصین قالت رأیتہ حین رمی الجمرۃ العقبۃ وانصرف .... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولاً کثیراً (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب رمی الجمرۃ العقبۃ یوم النحر راکبا جزء اول صفحہ ۴۲۳) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف یوم النحر بین الجمرات (ابوداؤد کتاب الحج باب یوم الحج الاکبر جزء اول صفحہ ۲۷۵ وسندہ صحیح مناسك الحج والعمرۃ للالبانی صفحہ ۳۷)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی منیٰ فاتی الجمرۃ فرماھا ثم اتی منزلہ بمنی و نحر (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان ان السنۃ یوم النحر ان یرمی ثم ینحر جزء اول صفحہ ۴۲۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحرت ھھنا ومنی کلھا منحر فانحروا فی رحالکم (صحیح مسلم کتاب الحج باب ماجاء ان عرفۃ کلھا موقف جزء اول صفحہ ۳۹۳)

قربانی کے جانور کی کھال، جھول وغیرہ سب خیرات کر دے[1]

اگر قربانی کا جانور میسّر نہ ہو تو قربانی کے بدلہ دس[10] روزے رکھے۔ تین[3] روزے وہیں ایامِ حج میں رکھے اور اور سات روزے گھر پہنچکر رکھے[2]

---

[1] عن علی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدنہ وان یقسم بدنہ کلھا لحومھا وجلودھا وجلالھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یتصدق بجلود الھدی جزء ۲ صـ۲۱۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی الصدقۃ بلحوم الھدی جزء اول صـ۴۲۳)

[2] قال اللہ تبارک وتعالے فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ (البقرۃ ۱۹۶)

⑥ یومُ النَّحر کا چھٹا کام بال مُنڈوانا یا کتروانا ہے۔ قربانی کے بعد سر کے بال مُنڈوا دے یا کتروا دے، مُنڈوانا افضل ہے[1] پہلے سیدھی طرف کے بال منڈوائے یا کتروائے پھر اُلٹی طرف کے۔ عورتیں بال کتروائیں۔ منڈوائیں نہیں[2]

---

[1] ثم اتی منزلہ بمنی ونحر ثم قال للحلاق خذ وأشار الی جانبہ الایمن ثم الایسر (صحیح مسلم کتاب الحج باب ان السنۃ یوم النحران یرمی ثم ینحر ثم یحلق جزء اول ص۴۲۵) حلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطائفۃ من اصحابہ وقصر بعضھم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحلق والتقصیر عند الاحلال جزء ۲ ص۲۱۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین قال اللھم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین قالھا ثلاثا قال وللمقصرین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحلق والتقصیر عند الاحلال جزء ۲ ص۲۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب تفصیل الحلق علی التقصیر جزء اول ص۴۲۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء الحلق انما علی النساء التقصیر (ابوداؤد کتاب الحج باب الحلق والتقصیر جزء اول ص۲۷۹ ۔ سندہ حسن نیل ۵/۹۰)

ناخن بھی کترے [1]

پھر احرام اتار دے، جسم سے میل کچیل دور کرے،

نہائے اور حسب معمول کپڑے پہن لے [2]

---

[1] وقلم اظفاره (رواه الحاکم فی کتاب الحج باب خطبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سنده صحیح۔ المستدرك جزء اول صـ۴۷۵)

[2] قال اللہ تبارك وتعالے ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ (الحج - ۲۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا احل حتی انحر (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من لبد رأسه عند الاحرام وحلق جزء ۲ صـ۲۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ان القارن لایتحلل الا فی وقت تحلل الحاج المفرد جزء اول صـ۵۱۹)

پھر قربانی کا گوشت پکائے۔ اگر کئی قربانیاں کی ہوں تو ہر ایک میں سے کچھ گوشت لے کر اکٹھا پکائے، پھر اس میں سے کچھ کھائے اور شوربا پیئے[1]

---

[1] فنحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا وستین بیدہ ثم اعطی علیا فنحر ما غبر واشرکہ فی ھدیہ ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمھا وشربا من مرقھا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۳)

قربانی کا گوشت خود بھی کھائے، مساکین کو بھی کھلائے اور اگر چاہے تو ذخیرہ بھی کر لے [1]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالے فَکُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ (الحج - ۲۸) قال تبارک وتعالے فَکُلُوْا مِنْهَا وَ أَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (الحج - ۳۶) عن علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ..... ان یقسم بدنہ کلھا لحومھا وجلودھا وجلالھا وفی روایۃ لمسلم فی المساکین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یتصدق بجلود الھدی جزء ۲ صـ ۲۱۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی الصدقۃ بلحوم الھدی جزء اول صـ ۵۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا وتزودوا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یاکل من البدن جزء اول صـ ۲۱۱)

⑦ یوم النحر کا ساتواں کام طوافِ افاضہ ہے۔ احرام اُتارنے کے بعد خوشبو لگائے اور مکہ معظمہ جاکر کعبہ کا طواف کرے[1]

طواف اُسی طریقہ سے کرے جس طریقہ سے عمرہ میں کیا تھا۔ البتہ اس طواف میں رَمل نہ کرے۔ یعنی اکڑ کر نہ چلے۔[2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (الحج۔ ۲۹) قالت عائشۃ طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ھاتین حین احرم ولحلہ حین احل قبل ان یطوف (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الطیب بعد رمی الجمار جزء ۲ صـ۲۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب للمحرم جزء اول صـ۳۸۷) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر جزء اول صـ۴۲۵)

[2] عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل من السبع الذی افاض فیہ (ابوداؤد، کتاب الحج باب الافاضۃ فی الحج جز اول صـ۲۸۱ وسندہ صحیح۔ صحیح ابن خزیمۃ $\frac{4}{305}$ والمستدرك جزء اول صـ۴۷۵) اذا طاف فی الحج او العمرۃ اول مایقدم سعیٰ ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من طاف بالبیت جزء ۲ صـ۱۸۷)

طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے[1]۔

⑧ یوم النحر کا آٹھواں کام صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے۔ طوافِ کعبہ کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان اسی طریقہ سے سعی کرے جس طریقہ سے عمرہ میں کی تھی[2]۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم لام سلمۃ اذا اقیمت صلاۃ الصبح فطوفی علی بعیرک والناس یصلون ففعلت ذلک فلم تصل حتی خرجت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خارجا من المسجد جزء ۲ صفحہ ۱۸۹) قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا وصلی خلف المقام رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خلف المقام جزء ۲ صفحہ ۱۹۰)

[2] عن عائشۃ رضؓ قالت فطاف الذین کانوا اھلوا بالعمرۃ بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافاً واحداً بعد ان رجعوا من منی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب کیف تہل الحائض جزء ۲ صفحہ ۱۷۲) عن ابن عباس فاذا فرغنا من المناسک جئنا فطفنا بالبیت وبالصفا والمروۃ (رواہ البخاری تعلیقاً فی باب قول اللہ تعالے :۔ ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام جزء ۲ صفحہ ۱۷۷ ووصلہ الاسماعیلی (فتح الباری)

⑨ یوم النحر کا نواں کام : پھر امام کو چاہیئے کہ ظہر کی نماز پڑھلائے۔ نماز کے بعد ہر شخص کو چاہیئے کہ چاہِ زمزم پر جائے اور آبِ زمزم پیئے [1] اور خوب سیر ہو کر پیئے [2] پھر کچھ دیر قیلولہ [عہ] کرے [3]

---

[1] ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافاض الی البیت فصلی بمکۃ الظہر فاتی بنی عبدالمطلب یسقون علی زمزم ..... فشرب منہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۳۹۹)

[2] عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان آیۃ ما بیننا وبین المنافقین انھم لا یتضلعون من زمزم (ابن ماجۃ ابواب المناسک باب الشرب من زمزم وسندہ صحیح۔ ابن ماجۃ مع شرح للسندی جزء ۲ ص۲۵۰)

[3] عن ابن عمر انہ طاف طوافا واحدا ثم یقیل ثم یاتی منی یعنی یوم النحر ورفعہ عبدالرزاق (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الزیارۃ یوم النحر جزء ۲ ص۲۱۴ و وصل الحدیث المرفوع عن عبدالرزاق ابن خزیمۃ والاسماعیلی۔ فتح الباری ۴/۳۱۶۔ سندہ صحیح)

عہ قیلولہ کے معنی دوپہر کو سونا۔

⑩ یوم النحر کا دسواں کام : پھر منیٰ واپس چلا جائے۔ امام کو چاہیئے کہ منیٰ پہنچکر پھر نمازِ ظہر پڑھائے[1] (جن لوگوں نے مکہ معظمہ میں ظہر کی نماز نہ پڑھی ہو وہ منیٰ میں نمازِ ظہر ادا کریں)

⑪ اب منیٰ میں قیام کرے اور اس قیام کے دوران کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے[2]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر ثم رجع فصلی الظہر بمنی (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر جزء اول صفحہ ۵۴۷)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا (البقرۃ ـ ۲۰۰)

# ۱۱ ذی الحجہ

۱۱ ذی الحجہ کی رات اور دن منیٰ میں گذارے[1] اور چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت نماز ادا کرتا رہے[2]

اس قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے[3]۔

اس قیام کے دوران قربانی بھی کی جاسکتی ہے[4]

---

[1] ان العباس استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منیٰ اجل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ہل یبیت ا لسقایۃ او غیرھم بمکۃ لیالی منیٰ جزء ۲ صفحہ ۲۱۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنیٰ لیالی التشریق جزء اول صفحہ ۵۴۹)

[2] عن ابن عمر صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنیٰ رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنیٰ جزء ۲ صفحہ ۱۹۷ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنیٰ جزء اول صفحہ ۲۸۰)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ :۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ (البقرۃ ۔۔ ۲۰۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ :۔ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ (الحج ۔ ۲۸)

## ۱۱۔ تاریخ کو زوال کے بعد تینوں جمروں پر کنکریاں مارے[1]

پہلے جمرۂ دنیا پر جائے اور اُس پر سات کنکریاں مارے۔ ہر کنکری مارتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، پھر آگے بڑھے اور ہموار زمین پر قبلہ کی طرف منہ کرکے دیر تک کھڑا رہے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگے[2]

---

[1] رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی اما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول ص۴۲۰)

[2] عن ابن عمر انہ کان یرمی الجمرۃ الدنیا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ ثم یتقدم حتی یسہل فیقوم مستقبل القبلۃ فیقوم طویلا ویدعو ویرفع یدیہ .... فیقول ھکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا رمی الجمرتین یقوم جزء ۲ ص۲۱۸)

پھر جمرۂ وسطٰی پر جائے اور اس پر بھی سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، پھر بائیں طرف ہموار زمین پر جو وادی کے قریب ہے جائے اور قبلہ کی طرف مُنہ کر کے طویل قیام کرے اور ہاتھ اُٹھا کر دُعاء مانگے [1]

---

[1] عن ابن عمر ..... ثم یرمی الوسطٰی (وفی روایۃ فیرمیھا بسبع حصیات یکبر کلما رمی بحصاۃ) ثم یأخذ ذات الشمال فیستھل ولیقوم مستقبل القبلۃ فیقوم طویلا ویدعو ویرفع یدیہ ویقوم طویلا..... فیقول ھکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا رمی الجمرتین یقوم وباب الدعاء عند الجمرتین جزء ۲ صفحہ ۲۱۹)

پھر بطنِ وادی میں جاکر جمرۃ العقبہ کے پاس اس طرح کھڑا ہو کہ کعبہ بائیں جانب ہو اور منٰی داہنی جانب، پھر اس جمرہ پر بھی سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے لہ

---

لہ عن عبد الرحمٰن انہ حج مع ابن مسعود فراٰہ یرمی الجمرۃ الکبرٰی بسبع حصیات فجعل البیت عن یسارہ ومنٰی عن یمینہٖ (وفی روایۃ فاستبطن الوادی..... فرمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ثم قال من ھٰھنا والذی لآالٰہ غیرہ قام الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ صلی اللہ علیہ وسلم) {صحیح بخاری کتاب المناسک باب من رمی جمرۃ العقبۃ فجعل البیت عن یسارہ وباب یکبر مع کل حصاۃ جزء۲ صفحہ۲۱۸}

اس جمرہ پر وقوف نہ کرے بلکہ فوراً واپس چلا آئے [1]

---

[1] عن ابن عمر یاتی الجمرۃ التی عند العقبۃ فیرمیھا بسبع حصیات یکبر عند کل حصاۃ ثم ینصرف ولایقف عندھا (وفی روایۃ ثم یرمی الجمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی ولایقف عندھا) {صحیح بخاری کتاب المناسک باب الدعاء عند الجمرتین وباب اذا رمی الجمرتین جزء ۲ صہ ۲۱۹}

# ۱۲ر ذی الحجہ

۱۲ر تاریخ کی رات منیٰ میں گذارے، پھر دن کے وقت زوال تک وہیں قیام کرے[1]

اس قیام کے دوران اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتا رہے[2]

اس قیام کے دوران قربانی بھی کی جا سکتی ہے۔[3]

---

[1] ان ابن عباس استأذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منیٰ من اجل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب ھل یبیت اھل السقایۃ وغیرھم بمکۃ لیالی منی جزء ۲ ص۲۱۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنی لیالی التشریق جزء اول ص۵۴۹)

[2] قال اللہ تعالےٰ: وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ البقرہ ۔ ۲۰۳)

[3] قال اللہ تبارك وتعالےٰ: وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ (الحج ۔ ۲۸

۱۲ر تاریخ کو بھی چار رکعت کے بجائے دو رکعت پڑھتا رہے [۱]

۱۲ر تاریخ کو بھی زوال کے بعد اُسی طرح تینوں جمرون پر کنکریاں مارے جس طرح ۱۱ر تاریخ کو ماری تھیں [۲]

---

[۱] عن ابن عمرؓ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنی جزء ۲ ص۱۹۷ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنی جزء اول ص۲۸۰)

[۲] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخّص للرعاۃ ان یرموا یوماً ویدعوا یوماً (صحیح ابن خزیمۃ کتاب الحج باب الرخصۃ للرعاۃ ان یرموا یوماً۔ سندہ صحیح۔ ابن خزیمۃ جزء ۴ ص۳۱۹) رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی واما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول ص۴۲۰)

کنکریاں مارنے کے بعد اگر چاہے تو مکّہ معظمہ واپس چلا جائے۔[1]

## ۱۳ ذی الحجہ

اگر ۱۲ تاریخ کو مکّہ معظمہ نہ جائے تو ۱۳ ذی الحجہ کی رات منیٰ میں گذارے اور دن کے وقت زوال تک وہیں قیام کرے۔ زوال کے بعد تینوں جمروں پر حسب سابق کنکریاں مارے۔[2] اس قیام کے دوران بھی چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت نماز ادا کرے۔[3] اور اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتا رہے۔[4]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ (البقرۃ - ۲۰۳)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ (البقرۃ - ۲۰۳) عن جابر رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی واما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول صفحہ ۴۲۴) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاۃ ان یرموا یوما ویدعوا یوما (صحیح ابن خزیمۃ کتاب الحج باب الرخصۃ للرعاۃ بسند صحیح۔ جزء ۴ صفحہ ۳۱۹)

[3] عن ابن عمر صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنی جزء ۲ صفحہ ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنی جزء اول صفحہ ۲۸)

[4] قال اللہ تعالیٰ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ (البقرۃ ۲۰۳)

کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ سے : پس مکّہ معظمہ چلا جائے [1]

پھر البطح کے مقام پر یا اپنی منزل میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے [2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ : فَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ (البقرۃ-۲۰۳)

[2] قال عبدالعزیز سألت انس بن مالک ..... فاین صلی العصر یوم النفر قال بالابطح (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ ص ۲۲۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر جزء اول ص ۵۴۸) قال انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء ورقد رقدۃ بالمحصب (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ ص ۲۲۲) قال ابن عباس لیس التحصیب بشیء انما ھو منزل نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب المحصب جزء ۲ ص ۲۲۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب النزول بالمحصب جزء اول ص ۵۴۸)

# واپسی

جب اپنے گھر کو روانہ ہو تو کعبہ کا طوافِ وداع کرے لیکن اس طواف میں رمل نہ کرے [۲]

طواف کے بعد حسب معمول مقام ابراہیم پر دو رکعت پڑھے [۳]

---

لہ رقد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقدۃ بالمحصب ثم رکب الی البیت فطاف بہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ صفحہ ۲۲۰)
عن ابن عباس امر الناس ان یکون آخر عہدھم بالبیت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب طواف الوداع جزء ۲ صفحہ ۲۲۰ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع جزء اول صفحہ ۵۵۵) اذا طاف فی الحج او العمرۃ اول ما یقدم سعی ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت جزء ۲ صفحہ [illegible])

۳ـہ قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا وصلی خلف المقام رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خلف المقام جزء ۲ صفحہ [illegible])

جب سفر شروع کرے اور سواری پر بیٹھ جائے تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور وہی دُعا پڑھے جو گھر سے روانگی کے وقت پڑھی تھی (یہ دُعا عمرہ کے بیان میں گذر چکی ہے) اُس دُعا کے بعد یہ کلمات پڑھے:

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

{ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنیوالے ہیں}

---

ے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی سفر کبر ثلاثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ...... الخ واذا رجع قالھن وزاد فیھن آئبون تائبون ...... الخ (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذا رکب جزء اول ص۴۳۴)

# مکہ معظمہ سے جب نکلے تو ثنیۃ السفلیٰ سے نکلے [1]
# واپسی میں ذی طویٰ میں ایک رات گذارے [2]

---

[1] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل مكة من الثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى (صحيح بخاری كتاب المناسك باب من اين يدخل مكة جزء ۱ - صفحہ ۲۱۲ وصحيح مسلم كتاب الحج باب استحباب دخول مكة من الثنية العليا والخروج منها من الثنية السفلى جزء اول صفحہ ۴۰۹ )

[2] عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انه ..... اذا انفر مر بذی طوی وبات بها حتى يصبح وكان يذكر ان النبی صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك (رواه البخاری تعليقاً فی کتاب المناسك باب من نزل بذی طوی اذا رجع من مكة جزء ۱ صفحہ ۲۲۲ )

راستہ میں جب کوئی ٹیلا وغیرہ آئے تو اس کی بلندی پر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر یہ کلمات پڑھے:-

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْـدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ[ك]

---

ك كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض ثلاث تکبیرات ثم یقول لآ الٰہ الا اللہ..... (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا اراد سفرا او رجع جزء ۸ صفحہ [illegible] وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذا قفل من سفر الحج وغیرہ جزء اول صفحہ ۴۳۵)

(ترجمہ)

{نہیں کوئی حاکم و معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہت ہے، ہر قسم کی تعریف اُسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لَوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے ربّ کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ پُورا کر دیا، اپنے بندے کی مدد کی اور اُس نے اکیلے ہی لشکروں کو شکست دی}

جب اپنے شہر میں پہنچے تو پہلے مسجد میں جا کر دو۲ رکعت نماز ادا کرے[1]

---

[1] عن کعب بن مالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فرکع فیہ رکعتین (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ تبوک جزء ۶ صفحہ ۵ و صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب حدیث توبۃ کعب ابن مالک جزء ۲ صفحہ ۴۰۳)

# متفرق مسائل

## اِحرام

(۱) مرد، اگر جوتی نہ ملے تو، موزے پہن سکتا ہے بشرطیکہ وہ ان کو اتنا کاٹ دے کہ ٹخنے کھُل جائیں[۱] عورت ہر حالت میں موزے پہن سکتی ہے، کاٹنے کی ضرورت نہیں[۲]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص ...... ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعما اسفل من الکعبین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مالا یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص ۱۶۹ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ ومالا یباح جزء اول ص ۳۸۱ واللفظ للبخاری)

[۲] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرخص للنساء فی الخفین (مسند احمد وسندہ جید۔ بلوغ جزء ۱۱ ص ۱۹۶)

(۲) مَرد، اگر تہبند نہ ملے تو، پاجامہ پہن سکتا ہے[1]
(۳) حالتِ احرام میں نہانا اور سر دھونا جائز ہے[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجد الازار فلیلبس السراویل (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا لم یجد الازار فلیلبس السراویل جزء ۳ ص۲۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول ص۳۸۱ واللفظ للبخاری)

[2] کان ابن عمر اذا دخل ادنی الحرم ..... ویغتسل ویحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال عند دخول مکۃ جزء ۲ ص۱۷۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب المبیت بذی طوی عند ارادۃ دخول مکۃ جزء اول ص۴۰۹ واللفظ للبخاری) سئل ابو ایوب کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل رأسہ وھو محرم ..... فصب علی رأسہ ..... وقال ھکذا رأیتہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال للمحرم جزء ۳ ص۲۰)

## ④ حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہیں:-

(۱) بَرّی (یعنی خشکی) کا شکار کرنا[1] یا

(۲) شکار کرانا یا شکار میں کسی قسم کا تعاون کرنا۔[2]

(۳) زعفران اور ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننا[3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا (المآئدة - ۹۶)

[2] قلنا أنأكل لحم صيد ونحن محرمون ..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منكم احد امره ان يحمل عليها او اشار اليها قالوا لا قال فكلوا (وفی روایۃ لمسلم أشرتم او أعنتم او أصدتم) (صحیح بخاری کتاب المناسك باب لا يشير المحرم الى الصيد جزء ۲ صـ۱۶ وصحیح مسلم کتاب الحج باب تحريم الصيد للمحرم جزء اول صـ۳۹۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تلبسوا من الثياب شيئاً مسه زعفران او ورس (صحیح بخاری کتاب المناسك باب ما لا يلبس المحرم من الثياب جزء ۲ صـ۱۲۹ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة جزء اول صـ۳۸۱)

۴ جماع اور جماع کے متعلقات۔ گناہ کے کام اور جنگ وجدال [1]

۵ مرد کو دو چادروں کے علاوہ کوئی اور کپڑا پہننا [2]

(۶) نکاح کرنا یا نکاح کرانا یا نکاح کا پیغام بھیجنا [3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ: اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (البقرۃ۔ ۱۹۰)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثم یحلوا..... ومن کانت معہ امرأتہ فھی لہ حلال (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ صـ۱۷)

[2] لبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازارہ ورداءہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ صـ۱۶۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثم یحلوا..... ومن کانت معہ امرأتہ فھی لہ حلال والطیب والثیاب (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ صـ۱۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب (صحیح مسلم کتاب النکاح باب تحریم نکاح المحرم جزء اول صـ۵۹)

(٧) بال کترنا یا مُنڈوانا [1]

(٨) سُرمہ لگانا [2]

(٩) خوشبو لگانا [3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهٗ (البقرۃ - ۱۹۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ثم تحلوا ویحلقوا او یقصّروا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقصیر المتمتع بعد العمرۃ جزء ۲ ص۲۱۴)

[2] ان عمر بن عبید اللہ رمدت عینہ فاراد ان یکحلھا فنھاہ ابان ابن عثمان وامرہ ان یضمدھا بالصبر وحدث عن عثمان بن عفان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فعل ذلک (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز مداواۃ المحرم عینہ جزء اول ص۳۹۷)

[3] قال جابر قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معہ ھدی فلیحلل قال قلنا ای الحل قال الحل کلہ قال فاتینا النساء ولبسنا الثیاب ومسسنا الطیب (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص۵۰۹) قال ثم یحلوا..... ومن کانت معہ امرأتہ فھی لہ حلال والطیب (صحیح بخاری کتاب الحج باب مایلبس المحرم من الثیاب ۲/۱۷)

(۱۰) عورت کو نقاب ڈالنا اور دستانے پہننا[۱]

(۱۱) ایسا کپڑا پہننا جس میں زعفران سے مرکب کوئی خوشبو لگی ہوئی ہو[۲]

⑤ حالتِ احرام میں دھوپ سے بچنے کے لئے سایہ کرنے کی اجازت ہے[۳]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تنتقب المرأة المحرمة ولا تلبس القفازین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ماینھی من الطیب للمحرم والمحرمة جزء ۳ صـ ۱۹)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب الذی بک فاغسلہ ثلاث مرات اما الجبة (وفی روایة لمسلم وعلیھا خلوق) فانزعھا (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرة جزء اول صـ ۴۸۲ و صـ ۴۸۳ و صحیح بخاری کتاب المناسک باب غسل الخلوق ثلاث مرات جزء ۲ صـ ۱۶۷ واللفظ لمسلم)

[۳] قالت ام الحصین رأیت اسامة وبلالا واحدھما آخذ بخطام ناقة النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآخر رافع ثوبہ لیسترہ الحر حتی رمی جمرة العقبة (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب رمی الجمرة العقبة یوم النحر راکبا جزء اول صـ ۵۴۳)

(٦) حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل جانوروں کو مار سکتا ہے :-

۱۔ کوّا جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی ہو۔

۲۔ چیل ،

۳۔ چوہا ،

۴۔ بچھو ،

۵۔ کٹ کھنا کُتّا [۱] ،

۶۔ سانپ [۲] اور

۷۔ حملہ کرنے والے درندے [۳]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب کلھن فاسق یقتلھن فی الحرم : الغراب (وفی روایۃ لمسلم الغراب الابقع) والحدأۃ والعقرب والفأرۃ والکلب العقور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مایقتل المحرم من الدواب جزء ۳ ص ۱۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ماینذب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم جزء اول ص ۴۹۳)

[۲] سأل رجل ابن عمر مایقتل الرجل من الدواب وھو محرم قال حدثتنی احدی نسوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یأمر بقتل الکلب العقور..... والحیۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب ماینذب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم جزء اول ص ۴۹۴)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل المحرم السبع العادی ..... (رواہ الترمذی عن ابی سعید وحسنہ جزء اول ص ۲۶۱)

⑦ حجِّ اِفراد کرنے والا اگر میقات پر احرام باندھ کر کِسی مجبوری سے سیدھا مِنٰی یا عرفات پہنچ جائے تو کوئی حرج نہیں [1]

اگر کسی مجبوری سے دیر ہو جائے تو اگر یومِ عرفہ یا شب یوم النَّحر کو عرفات میں قیام کر لے اور مزدلفہ میں امام کے ساتھ نمازِ فجر میں شریک ہو جائے تو اس کا حج ہو جائے گا [1]

---

[1] عن عروۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المزدلفۃ حین خرج الی الصلوٰۃ فقلت یا رسول اللہ انی جئت من جبل طی اکللت راحلتی واتعبت نفسی واللہ ما ترکت من جبل الا وقفت علیہ فھل لی من حج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شھد صلوٰتنا ھذہ ووقف معنا حتی یدفع وقد وقف بعرفۃ قبل ذلک لیلا او نھارا فقد تم حجہ وقضی تفثہ (رواہ الترمذی وصحہ کتاب الحج باب ما جاء من ادرک الامام بجمع فقد ادرک الحج جزء اول ص۲۷۷)

⑧ حالتِ احرام میں اگر عورتوں کے سامنے مرد آجائیں تو عورتیں اپنے چہروں پر چادر لٹکالیں [1]۔

⑨ احرام کی تمام پابندیوں سے قربانی کے بعد آزادی مل جاتی ہے [2]۔

---

[1] عن اسماء بنت ابی بکر قالت کنا نغطی وجوھنا من الرجال وکنا نمتشط قبل ذلک فی الاحرام (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک کتاب المناسک باب تغطیۃ الوجہ للمحرمۃ جزء اول ص۴۵۴ ورواہ ابن خزیمۃ وسندہ صحیح۔ ۴/۲۰۳)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یحل حتی بلغ الھدی محلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الذبح قبل الحلق جزء ۲ ص۲۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی نسخ التحلل من الاحرام جزء اول ص۵۱۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا أحل حتی انحر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبد راسہ عند الاحرام جزء ۲ ص۲۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب بیان ان القارن لا یتحلل الا فی وقت تحلل الحاج المفرد جزء اول ص۵۱۹)

(۱۰) حج افراد اور حج قران کا احرام مقررہ مہینے یعنی یکم شوال سے ۱۰ ذوالحجہ کی درمیانی مدّت ہی میں باندھا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ نہیں [۱]

(۱۱) مندرجہ بالا مدّت میں ۱۰ ذوالحجہ کی رات شامل ہے۔ دن شامل نہیں ہے [۲]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالٰی : اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ (البقرۃ ۱۹۷) عن ابن عمر اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ قال شوّال وذوالقعدۃ وعشر من ذی الحجۃ (دارقطنی کتاب الحج جلد ۲ صفحہ ۲۵۸۔ سندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۴ صفحہ ۱۹۴)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک عرفۃ قبل ان یطلع الفجر فقد ادرک الحج (رواہ الترمذی فی ابواب تفسیر سورۃ البقرۃ وسندہ صحیح۔ جلد اول صفحہ ۳۲۳)

⑫ اگر یوم النحر کی شام ہو جائے اور طوافِ افاضہ کیلئے نہ جا سکے تو پھر اُسی طرح مُحرم ہو جائے گا جس طرح رمی سے پہلے تھا، احرام بھی پہننا ہو گا۔ احرام کی پابندیاں طوافِ افاضہ تک باقی رہیں گی [۱]

## طوافِ کعبہ

① اگر عورت اذیّتِ ماہانہ کی وجہ سے طواف افاضہ نہ کر سکے تو جب غسل کر کے پاک ہو جائے اُس وقت طواف کرے۔[۲]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا انتم امسیتم قبل ان تطوفوا بھذا البیت عدتم حرما کھیئتکم قبل ان ترموا الجمرۃ حتی تطوفوا بہ (مسند احمد عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا۔ سندہ صحیح۔ مناسک الحج والعمرۃ للالبانی صـ ۳۳)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لعائشۃ) افعلی کما یفعل الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تطھری (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلھا الا الطواف جزء ۲ صـ ۱۹۵)

② اگر عورت اذیتِ ماہانہ کی وجہ سے طوافِ وداع نہ کر سکے تو وہ بغیر طوافِ وداع کئے اپنے گھر جا سکتی ہے[1]

③ عمرہ کے طواف کے علاوہ دوسرے طوافوں میں عورتوں کو نقاب ڈالنی چاہیئے[2]

---

[1] عن عائشۃ ؓ أن صفیۃ بنت حیي زوج النبي صلی اللہ علیہ وسلم حاضت فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال أحابستنا ھي قالوا انھا قد أفاضت قال فلا اذا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا حاضت المرأۃ بعد ما أفاضت جزء ۲ صـ۲۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع جزء اول صـ۵۵ واللفظ للبخاری)

[2] عن عائشۃ انہا کانت تطوف بالبیت وھی منتقبۃ (مصنف عبدالرزاق جزء ۵ صـ۲۵ رجالہ ثقات وسندہ صحیح)

④ طوافِ کعبہ نماز کے مثل ہے، البتہ اس میں بولنا جائز ہے لیکن صرف نیک بات کہے[1]۔ دورانِ طواف پانی پینا جائز ہے[2]۔

⑤ بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے طواف سواری پر کیا جا سکتا ہے[3]۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الطواف بالبیت مثل الصلوٰۃ الا انکم تتکلمون فمن تکلم فلا یتکلم الا بخیر (صحیح ابن خزیمۃ کتاب مناسك الحج باب الرخصۃ فی التکلم بالخیر فی الطواف جزء ۴ صـ ۲۲۲ وسندہ صحیح۔ مناسك الحج للالبانی صـ ۲۲ وابن خزیمۃ ۴/۲۲۲ والمستدرك ۱/۴۵۹ )

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب ماء فی الطواف (رواہ الحاکم کتاب الحج باب الحجر من البیت۔ سندہ صحیح۔ المستدرك جزء اول صـ ۴۶۰ )

[3] عن ام سلمۃ قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب المریض یطوف راکبا جزء ۲ صـ ۱۹۰ )

⑥ اگر عورتیں کعبہ کے اندر جائیں تو مردوں کو باہر کر دیا جائے۔[1]

⑦ عورتیں کعبہ کا نفلی طواف رات کے وقت کریں۔
عورتوں کو مردوں کے ساتھ خلط ملط ہو کر طواف نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اُن کے اور مردوں کے درمیان کوئی پردہ وغیرہ ہونا چاہیئے۔[1]

⑧ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو طواف کرائے تو اُس کو اپنے جسم سے رسّی وغیرہ سے نہ باندھے بلکہ ہاتھ پکڑ کر طواف کرائے۔[2]

---

[1] کانت عائشۃؓ تطوف حجرۃً من الرجال لاتخالطھم .... یخرجن متنکرات باللیل فیطفن مع الرجال ...... ولکنھن کنّ اذا دخلن البیت قمن حتی یدخلن واُخرج الرجال (رواہ البخاری تعلیقاً کتاب المناسک باب طواف النساء مع الرجال جزء ۲ صـ۱۸۷ و رواہ عبدالرزاق موصولاً فی کتاب الحج جزء ۵ صـ۶۷ وسندہٗ صحیح)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرّ وھو یطوف بالکعبۃ بانسان ربط یدہٗ الی انسان بسیر او بخیط او بشیء غیر ذلک فقطعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ثم قال قدہ بیدہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الکلام فی الطواف جزء ۲ صـ۱۸۸)

## ⑨ بیمار عورت طوافِ کعبہ کے بعد کی ۲ دو رکعتیں مسجدِ حرام کے باہر جا کر پڑھ سکتی ہے[1] [للعہ]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... اراد الخروج ولم تکن ام سلمۃ طافت بالبیت وارادت الخروج فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت صلوٰۃ الصبح فطوفی علےٰ بعیرک والناس یصلون ففعلت ذلک فلم تصل حتیٰ خرجت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خارجاً من المسجد جزء ۲ ص ۱۸۹)

للعہ نوٹ :- طواف میں اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھنے کی حدیث غیر محفوظ ہے (حواشی علامہ سندی علی ابن ماجۃ جلد ۲ ص ۲۲۵) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے (بلوغ الامانی جزء ۱۲ ص ۹۶) رَبَّنَا اٰتِنَا ..... کے علاوہ طواف کی تمام دعائیں سنداً ضعیف ہیں (نیل الاوطار جزء ۵ ص ۴۰) بعض کتابوں میں ہر جگہ کی علیحدہ علیحدہ دعائیں لکھی ہوئی ہیں یہ تمام دعائیں گھڑی ہوئی ہیں۔ ان کا پڑھنا بدعت ہے۔

کعبہ کو دیکھ کر "اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا ....." پڑھنا ثابت نہیں، سند ضعیف ہے (نیل الاوطار جزء ۵ ص ۳۱)

# حج اور عمرہ کے علاوہ کعبہ کے متعلّق دوسرے مسائل

(۱) کعبہ کے اندر اگر جائے تو بیٹھ کر حمد و ثنا کرے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے پھر سامنے والی دیوار کی طرف مائل ہو اور اُس پر سینہ، رخسار اور دونوں ہاتھ رکھے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور دُعا مانگے۔ پھر باقی تمام دیواروں کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے[1]

(۲) ملتزم (یعنی باب کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیانی حصّہ) سے رخسار، دونوں ہاتھ اور سینہ چمٹائے[2] حجرِ اسود پر سجدہ کرے[3]

---

[1] عن اسامۃ قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فجلس وحمد اللہ و اثنی علیہ وکبر وھلل ثم مال الی ما بین یدیہ من البیت فوضع صدرہ علیہ وخدہ ویدیہ ثم کبر و ھلل ودعا فعل ذلک بالارکان کلھا (نسائی کتاب الحج باب وضع الصدر علی ما استقبل من دبر الکعبۃ جزء ۲ صـ۲۸ ۔ رجالہ رجال الصحیح ۔ نیل ۵/۴۲ ۔ سندہ صحیح)

[2] قام عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بین الحجر والباب وألصق صدرہ ویدیہ وخدہ الیہ ثم قال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع (مصنف عبدالرزاق کتاب الحج جزء ۵ صـ۷۵ ۔ حسنہ الالبانی ۔ مناسک الحج للالبانی صـ۲۱)

[3] قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحجر وسجد علیہ (رواہ الحاکم وسندہ صحیح المستدرک جزء اول صـ۴۵۵)

(۳) کعبہ کے اندر نماز پڑھے [1]

(۴) اگر کعبہ کے اندر نماز نہ پڑھ سکے تو حطیم میں نماز پڑھے کیونکہ حطیم کعبہ ہی کا جزء ہے [2]

## عورت اور سفر

(۱) عورت بغیر مَحْرَم کے سفر نہ کرے [3] اور حج بھی نہ کرے [4]

---

[1] عن بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلاۃ فی الکعبۃ جزء ۲ صفحہ ۱۸۴)

[2] عن عائشۃ قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی الحجر وقال صلی فی الحجر ان اردت دخول البیت فانما ھو قطعۃ من البیت (ترمذی کتاب الحج باب ما جاء فی الصلوٰۃ فی الحجر جزء اول صفحہ ۲۷۱۔ صححہ الترمذی)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر المرأۃ الا مع ذی محرم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب حج النساء جزء ۳ صفحہ ۲۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحجن امرأۃ الا ومعھا ذو محرم (دارقطنی کتاب الحج جزء ۲ صفحہ ۲۵۷۔ صححہ ابو عوانہ۔ نیل الاوطار جزء ۴ صفحہ ۲۴۶)

# سعی

① حجِ قران کرنے والا، صَفا و مَروَہ کی سعی دوبارہ نہ کرے (عمرہ کی سعی حج کے لئے کافی ہے) [1]

## تلبیہ {یعنی لبّیک کہنا}

اگر راستہ میں کسی خطرہ یا بیماری کی وجہ سے رُک جانے اور مکہ معظمہ تک نہ پہنچنے کا اندیشہ ہو تو تلبیہ کی ابتداء، اِن الفاظ سے کرے:۔

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ وَمَحِلِّیْ مِنَ الْاَرْضِ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ [2]

---

[1] قالت عائشۃؓ واما الذین جمعوا بین الحج والعمرۃ طافوا طوافا واحدا (صحیح بخاری کتاب المناسك باب طواف القارن جزء ۲ صفحہ ۱۹۲) قرن الحج والعمرۃ فطاف بھما طوافا واحداً (رواہ الترمذی وحسنہ باب ماجاء ان القارن یطوف طوافاً واحداً جزء اول صفحہ ۲۹۱)

[2] ان ضباعۃ بنت الزبیرؓ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یارسول اللہ انی ارید الحج افاشترط قال نعم قالت کیف اقول قال قولی لبیك ..... الخ (رواہ الترمذی وصحو، کتاب الحج باب ماجاء فی الاشتراط فی الحج جزء اول صفحہ ۲۸۹)

{ میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں میرے احرام اتارنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے }

# کعبہ تک نہ پہنچ سکنا

اگر کسی وجہ سے راستہ میں کسی مقام پر رُکنا پڑے اور کعبہ تک پہنچنے کا امکان باقی نہ رہے تو اسی مقام پر قربانی کر کے سر منڈوادے یا بال کتروادے اور احرام اتار دے [1]

---

[1] عن عبداللہ بن عمرؓ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم معتمرین فحال کفار قریش دون البیت فنحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنہ وحلق رأسہ وعن المسورؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر قبل ان یحلق (صحیح بخاری کتاب المناسک باب النحر قبل الحلق فی الحصر جزء ۳ ص ۱۱ و ص ۱۲)

# آبِ زمزم

آبِ زمزم کو گھر لے جا سکتا ہے[۱] آبِ زمزم کو جس مقصد کے لئے چاہے پیئے[۲] آبِ زمزم سر پر بھی ڈالے[۳]

---

[۱] عن عائشۃ انھا کانت تحمل من ماء زمزم وتخبران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحملہ (رواہ الترمذی وحسنہ کتاب الحج باب (خالی) جزء اول ص۲۹۵ ۔ صححہ الحاکم۔ نیل الاوطار جزء ۵ ص۷۴)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماء زمزم لما شرب لہ (رواہ الدارقطنی عن ابن عباس فی کتاب الحج جزء ۲ ص۲۸۴ ۔ سندہ صحیح ۔ مناسک الحج للالبانی ص۲۳)

[۳] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمل ..... وصلی رکعتین ثم عاد الی الحجر ثم ذھب الی زمزم فشرب منھا وصب علی رأسہ (مسند احمد عن جابر۔ سندہ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۱۲ ص۴۲)

# قیامِ منیٰ اور رمی یعنی کنکریاں مارنا

(۱) ایامِ تشریق کی راتیں منیٰ میں گذارنا ضروری ہے، البتہ جو شخص بارہ ۱۲ تاریخ کو کنکریاں مارنے کے بعد چلا جائے اُسے تیرھویں تاریخ کی رات منیٰ میں گذارنا ضروری نہیں [۱]

(۲) آبِ زمزم پلانے والے ان راتوں میں مکہ معظمہ میں رہ سکتے ہیں [۱]

---

[۱] ان العباس استأذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت مکۃ لیالی منیٰ من اجل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ھل یبیت اھل السقایۃ او غیرھم بمکۃ لیالی منیٰ جزء ۲ صـ۲۱۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنی لیالی التشریق جزء اول صـ۴۲۹) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ (البقرۃ - ۲۰۳)

③ اُونٹوں کے چرواہوں کو اجازت ہے کہ وہ ایامِ تشریق کی راتیں منٰی میں نہ گذاریں۔[1]

④ اُونٹوں کے چرواہے اگر منٰی میں ایامِ تشریق کی راتیں نہ گذاریں تو اُنہیں اجازت ہے کہ وہ دس[10] ذی الحجہ کو کنکریاں ماریں، پھر گیارہ[11] یا بارہ[12] ذی الحجہ کو دو[2] دن کی کنکریاں اکھٹی ماریں۔[2]

---

[1] رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرعاء الابل فی البیتوتۃ (رواہ الترمذی وصححہ، کتاب الحج باب ماجاء فی الرخصۃ للرعاء ان یرموا یوماً ویدعوا یوماً جزء اول ص۲۹۳)

[2] رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرعاء الابل فی البیتوتۃ ان یرموا یوم النحر ثم یجمعوا رمی یومین بعد یوم النحر فیرمونہ فی احدھما (رواہ الترمذی وصححہ، کتاب الحج باب ماجاء فی الرخصۃ للرعاء ان یرموا یوما جزء اول ص۲۹۳)

⑤ ۱۰/ ذی الحجہ کے ارکانِ حج میں سے اگر نادانستہ کوئی عمل آگے پیچھے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں [1]

⑥ عورتیں اور بچّے رات ہی کو مُزدَلِفہ کا وقوف کر کے رات ہی کو جمرۂ عقبہ جا سکتے ہیں اور رات ہی کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مار سکتے ہیں [2]

---

[1] قال رجل لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج فجاء آخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج فما سئل یومئذ عن شیٔ قدم ولا اخر الا قال (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) افعل ولا حرج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الفتیا علی الدابۃ عند الجمرۃ جزء ۲ صفحہ ۲۱۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب من حلق قبل النحر جزء اول صفحہ ۵۴۶)

[2] کان ابن عمر یقدم ضعفۃ اھلہ .... وکان ابن عمر یقول ارخص فی اولئک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من قدم ضعفۃ اھلہ بلیل جزء ۲ صفحہ ۲۰۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب تقدیم دفع الضعفۃ جزء اول صفحہ ۵۴۲) رمت اسماء الجمرۃ ثم رجعت فصلت الصبح فی منزلھا .... قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن للظعن (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من قدم ضعفۃ اھلہ بلیل ۲/۲۰۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب تقدیم دفع الضعفۃ جزء اول صفحہ ۵۴۲)

# قربانی

① جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے وہ میقات پر اُس کی گردن میں، اُون کا پٹہ ڈال دے پھر اس کی گردن میں دو جوتیاں لٹکا دے (تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ قربانی کا جانور ہے) اور اِشعار کرے[1] یعنی کوہان والے جانور کے کوہان کی داہنی جانب سے کچھ خون نکال دے[2] پھر خون پوچھ ڈالے[3]

---

[1] حتی اذا کانوا بذی الحلیفۃ قلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الھدی واشعر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من اشعر وقلد بذی الحلیفۃ جزء ۲ صفحہ ۲۰۷) عن ام المؤمنین قالت فتلت قلائدھا من عھن کان عندی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب القلائد من العھن جزء ۲ صفحہ ۲۰۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب بعث الھدی الی الحرم جزء اول صفحہ ۵۵۲) وقلدھا نعلین (صحیح مسلم کتاب الحج باب تقلید الھدی واشعارہ جزء اول صفحہ ۵۲۵)

نوٹ: جانور کی گردن میں جوتیاں لٹکانا اس بات کی علامت ہے کہ وہ قربانی کا جانور ہے، اس طرح وہ جانور لوٹ مار سے بچ جاتا ہے۔

[2] فاشعرھا فی صفحۃ سنامھا الایمن وسلت الدم (صحیح مسلم کتاب الحج باب تقلید الھدی واشعارہ جزء اول صفحہ ۵۲۵)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلد نعلین واشعر الھدی فی الشق الایمن بذی الحلیفۃ واماط عنہ الدم (رواہ الترمذی وصححہ، کتاب الحج باب ما جاء فی اشعار البدن جزء اول صفحہ ۲۸)

(۲) ضرورتاً قربانی کے جانور پر سوار ہونا جائز ہے [۱]

(۳) قربانی کا جانور اگر راستہ میں رُک جائے اور چل نہ سکے تو اُس کو راستہ ہی میں ذبح کر دے، پھر اُسکی جُوتی کے تلے کو خون سے تر کر کے اُس کے جسم پر لگائے (تاکہ گذرنے والے اُسے قربانی سمجھ کر کھا سکیں) البتّہ قربانی کرنے والا اور اُس کے ساتھ والے اس جانور کا گوشت نہ کھائیں [۲]

نوٹ :۔ جانور کی جوتی سے مُراد وہ جوتی ہے جو اس کے گلے میں لٹکی ہوئی ہو۔

---

[۱] ان النبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یسوق بدنۃ قال ارکبھا قال انھا بدنۃ قال ارکبھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقلید النعل جزء ۲ ص ۲۰۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب جواز رکوب البدنۃ المھداۃ جزء اول ص ۵۵۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارکبھا بالمعروف اذا الجئت الیھا حتی تجد ظھراً (صحیح مسلم کتاب الحج باب رکوب البدنۃ المھداۃ جزء اول ص ۵۵۴)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عطب منھا شیء فخشیت علیہ موتا فانحرھا ثم اغمس نعلھا فی دمھا ثم اضرب بہ صفحتھا ولا تطعمھا انت ولا احد من اھل رفقتک (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یفعل بالھدی اذ عطب جزء اول ص ۵۵۴)

④ حج تمتع کرنے والے کو اگر جانور میسّر نہ ہو تو دس[10] روزے رکھے، تین روزے ایامِ حج میں یعنی ۱۱، ۱۲، اور ۱۳، ذی الحجہ کو، باقی سات روزے گھر پہنچ کر رکھے[1]

نوٹ :۔ ۱۱، ۱۲، اور ۱۳، ذی الحجہ کو روزے رکھنا صرف اِسی صورت میں جائز ہے، اگر یہ صورت نہ ہو تو ان تاریخوں کے روزے رکھنا حرام ہے[2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ (البقرۃ - ۱۹۶)

[2] لم یرخص فی ایام التشریق ان یُصمن الا لمن لم یجد الهدی (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صیام ایام التشریق جزء ۳ صفحہ ۵۶)

۵ قربانی کے لئے جانور مکّہ معظّمہ بھیج سکتے ہیں، ایسے جانور کے گلے میں گھر ہی پر پٹّہ ڈال دے اور گھر ہی میں اِشعار کر دے، جانور بھیجنے والے پر کسی قِسم کی پابندی عائد نہیں ہوگی [۱]

۶ اگر حج یا عُمرہ کرنے والا قربانی کرنے سے پہلے سَر مُنڈوانے پر مجبور ہو جائے تو سَر منڈوا کر کفّارہ ادا کرے یعنی تین ۳ روزے رکھے یا تین صَاع غلّہ چھ ۶ مساکین میں برابر برابر تقسیم کرے یا ایک بکری کی قربانی کرے [۲]

---

[۱] عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت فتلت قلائد بدن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدیّ ثم قلّدھا و اشعرھا واھداھا فما حرم علیہ شیٔ کان اُحلّ لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من اشعر وقلد بذی الحلیفۃ جزء ۲ ص۲۰۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب بعث الھدی الی الحرم جزء اول ص۵۵۲)

[۲] عن کعب امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یطعم فرقا بین ستۃ (وفی روایۃ لکل مسکین نصف صاع) او یھدی شاۃ او یصوم ثلاثۃ ایام (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاطعام فی الفدیۃ نصف صاع وباب النسک شاۃ جزء ۳ ص۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب جواز حلق الرأس للمحرم جزء اول ص۴۹۶ واللفظ للبخاری)

# حج بدل وغیرہ

① جو شخص خود حج کرنے کے قابل نہ ہو وہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے [1] اور عمرہ بھی کرا سکتا ہے [2]

② اگر کسی نے حج کرنے کی نذر مانی ہو اور وہ نذر پوری کرنے سے پہلے مر جائے تو اُس کی اولاد کو وہ نذر پوری کرنی چاہیئے [3]

---

[1] قالت امرأة یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ ادرکت ابی شیخا کبیرا لایستطیع ان یستوی علی الراحلۃ فہل یقضی عنہ ان أحج عنہ قال نعم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحج عمن لایستطیع الثبوت علی الراحلۃ جزء ۳ ص۲۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب الحج عن العاجز جزء اول ص۵۶۱)

[2] عن ابی رزین انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لایستطیع الحج ولا العمرۃ ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الحج باب ماجاء فی الحج عن الشیخ الکبیر جزء اول ص۲۸۶)

[3] ان امرأۃ جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی نذرت ان تحج فلم تحج حتی ماتت أفأحج عنہا قال نعم حجی عنہا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحج والنذور عن المیت جزء ۳ ص۲۳)

③ میّت کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے۔[1]

④ حجِ بدل صرف وہی کر سکتا ہے جو اپنا حج پہلے کر چکا ہو۔[2]

---

[1] قالت (امرأة) انی تصدقت علی امی بجاریة وانها ماتت ... قالت انها لم تحج قط أفأحج عنها قال حجی عنها (صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیّت جزء اول ص۴۶)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لبیک عن شبرمة قال من شبرمة قال اخ لی او قریب لی قال حججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم حج عن شبرمة (ابوداؤد کتاب الحج باب الرجل یحج عن غیرہ جزء اول ص۲۵۹ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار ۴/۲۴۸)

⑤ بچّہ کو بھی حج کرا سکتے ہیں، ثواب حج کرانے والے کو ملے گا[1]۔ عاقل ہونے کے بعد اُسے پھر حج کرنا ہوگا[2]۔

⑥ اگر کسی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ نہ کر سکے تو حج کے بعد کرلے[3]۔ اس عمرہ کا احرام تنعیم سے باندھے[4]۔

---

[1] عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء فقال من القوم قالوا المسلمون فقالوا من انت قال رسول اللہ فرفعت الیہ امرأۃ صبیا فقالت ألھذا حج قال نعم ولك اجر (صحیح مسلم کتاب الحج باب صحۃ حج الصبی جزء اول ص۴۳۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا عقل فعلیہ حجۃ اخری (رواہ الحاکم و سندہ صحیح۔ المستدرك جزء اول ص۴۸۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ (رواہ الترمذی و صححہ فی کتاب الحج باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرۃ جزء اول ص۲۵۲)

[4] عن عبدالرحمن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یردف عائشۃ ویعمرھا من التنعیم (صحیح بخاری کتاب المناسك باب عمرۃ التنعیم جزء ۳ ص۴)

# اذیّتِ ماہانہ اور نفاس

① جو عورت اذیّتِ ماہانہ میں ہو وہ عُمرہ نہ کرے، اُسے چاہیئے کہ سر کھول دے، کنگھی کرے پھر نہائے اور حج کا احرام باندھ لے، مناسِکِ حج میں سے سوائے طواف کے تمام مناسک ادا کرے، جب اذیّتِ ماہانہ سے پاک ہوجائے اور غسل کرلے تو طواف کرے [۱]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انقضی رأسک وامتشطی واھلی بالحج ودعی العمرۃ ففعلت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب کیف تھل الحائض والنفساء جزء ۲ ص۱۷۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص۵۰۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا امر کتبہ اللہ علی بنات آدم فاغتسلی ثم اھلی بالحج (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص۵۰۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعلی کما یفعل الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تطہری (وروایۃ لمسلم حتی تغتسلی) (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض مناسک کلھا الا الطواف جزء ۲ ص۱۹۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص۵۰۳)

(۲) اگر کسی عورت نے اذیتِ ماہانہ کی وجہ سے عُمرہ نہ کیا ہو تو وہ حج کے بعد تنعیم جائے، وہاں احرام باندھے اور پھر عُمرہ کرے [1]

(۳) اگر عورت حالتِ نفاس میں ہو تو نہائے، اور لنگوٹ باندھ کر حج کا احرام باندھ لے [2]

---

[1] عن عائشۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعی العمرۃ ففعلت فلما قضینا الحج ارسلنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع عبدالرحمٰن بن ابی بکر الی التنعیم فاعتمرت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب کیف تہل الحائض جزء ۲ صـ۱۷۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول صـ۵۰)

[2] نفست اسماء بنت عمیس بمحمد ابن ابی بکر بالشجرۃ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر یأمرھا ان تغتسل وتہل (صحیح مسلم کتاب الحج باب احرام النفساء جزء اول صـ۵۰) وفی روایۃ قال اغتسلی واستثفری بثوب وأحرمی (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صـ۵۱)

# قیامِ عرفات

عرفہ کے دن بالوں کا پراگندہ اور غبار آلود ہونا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے[1]

حاجی کو عرفات میں عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کا روزہ نہیں رکھنا چاہیئے[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل لیباھی الملائکۃ باھل عرفات یقول : انظروا الی عبادی شعثا غبرا (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۱ صـ ۸)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ (ابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم عرفۃ بعرفۃ جزء اول صـ ۳۳۸۔ سندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۵ صـ ۱۴۲)

نوٹ :۔ عرفہ کے دن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ..... پڑھنے کے متعلق جو حدیث ہے وہ ضعیف ہے (نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۵۲)

# حج اور تجارت

## حج کے ایام میں تجارت کی جا سکتی ہے[1]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ :- لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ (البقرۃ - ۱۹۸)

# جماعتُ المسلمین کی مطبوعات

---

۱ - تفسیر قرآن عزیز (جزءِ اوّل)
۲ - توحید المسلمین
۳ - صلوٰۃ المسلمین
۴ - زکوٰۃ المسلمین
۵ - صوم المسلمین
۶ - حج المسلمین
۷ - منہاج المسلمین (دینِ اسلام کامل)
۸ - برہان المسلمین (حجیّت حدیث پر)
۹ - دَعَوَاتُ المسلمین (مسنون دعائیں)
۱۰ - تاریخ الاسلام والمسلمین
(مآخذ قرآن مجید، صحیح بخاری وصحیح مسلم)
۱۱ - تفہیم اسلام بجواب دو اسلام
۱۲ - تلاش حق (تقلید پر)
۱۳ - التحقیق فی جواب التقلید
۱۴ - ذہن پرستی

هو سمّٰكم
المسلمين
من قبل وفي هذا
جماعت المسلمين

هو سمّٰكم المسلمين من قبل وفي هذا
جماعت المسلمین
اللہ تعالیٰ نے نزول قرآن سے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلم رکھا ہے
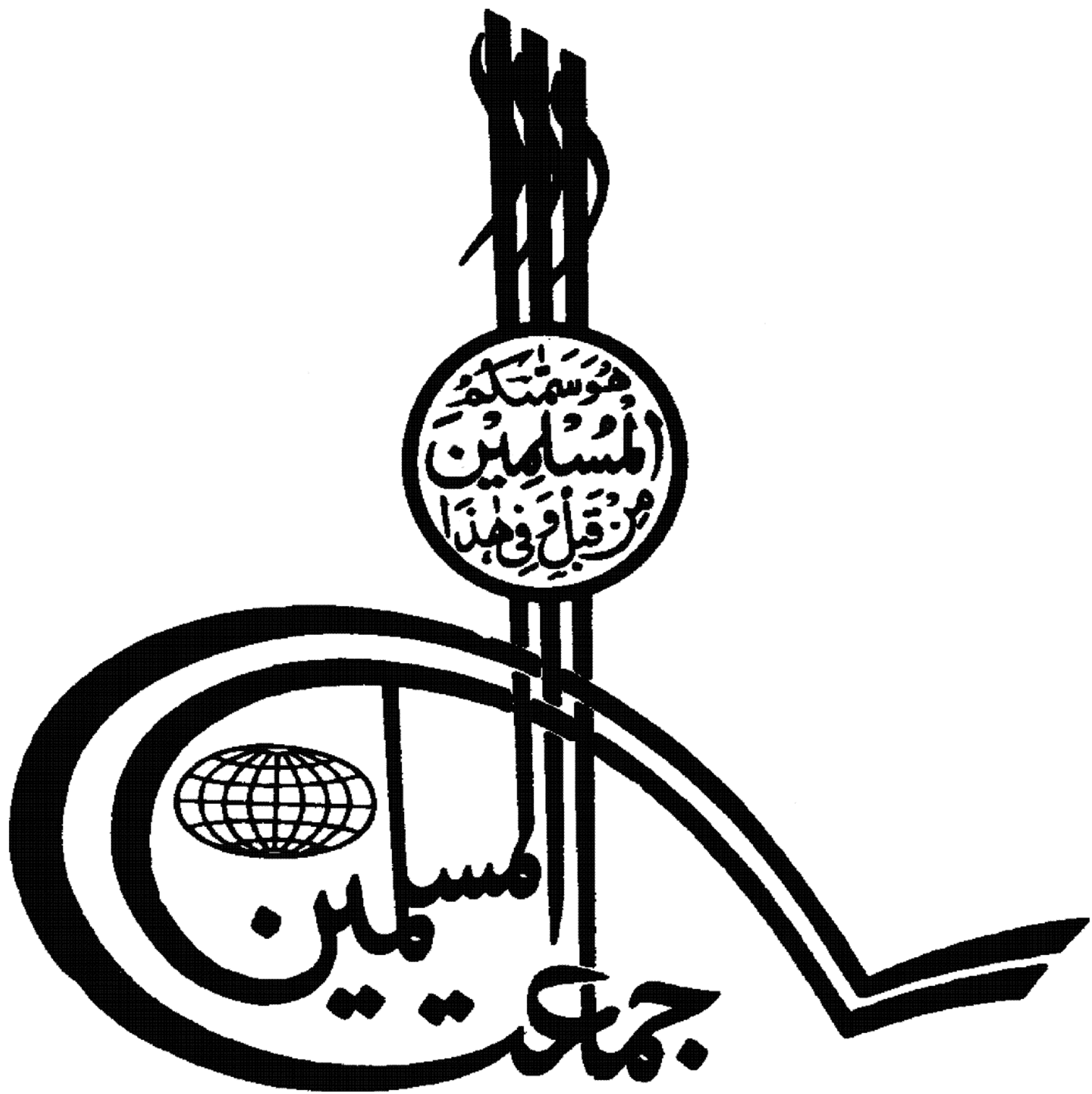
# انتباہ

ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کیماڑی والے سے جماعتُ المسلمین کا کوئی تعلق نہیں جماعت المسلمین ان کے بعض عقائد سے سخت بیزار ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بحران کو منسوب کر کے سخت گستاخی کی ہے۔ جماعت المسلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں ذرا سی گستاخی کو بھی کفر سمجھتی ہے۔

- ——کراچی میں جماعت المسلمین کا مرکز ہے۔
- ——کراچی میں جماعت المسلمین کی کوئی شاخ کسی بھی علاقہ یا محلّہ میں نہیں ہے

قارئینِ کرام ہوشیار رہیں۔

**مسعود احمد**

امیرِ جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جماعت المسلمین کی دعوت
ہمارا حاکم صرف ایک یعنی : اللہ تبارک وتعالےٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام صرف ایک یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین صرف ایک یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام صرف ایک یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلم .. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت صرف ایک یعنی : اللہ تعالےٰ سے تعلق .. دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار صرف ایک یعنی : ایمان باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں
اگر آپ اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے
ساتھ تعاون فرمائیں۔
پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔
جماعت المسلمین
مسجد المسلمین ۔ کوثر نیازی کالونی ۔
نارتھ ناظم آباد بلاک جی کراچی ۳۳

هو سمّٰكم
المسلمين
من قبل وفي هٰذا
جماعت المسلمین